هو المستعان

أفغير الله أبتغي حكما وهو الذي أنزل إليكم الكتاب مفصلا

ترجمہ - کیا میں بیچ اپنے اور تمہارے درمیان خدا کے سوا کوئی اور حکم تلاش کروں حالانکہ اسی نے تمہاری طرف مفصل کتاب بھیجی ہے

حجة الرحمن

علی اہل البدعة بآيات القرآن

مؤلفہ

احقر العباد محمد شمس الدین کان اللہ لہ

مطبع فیض عام آگرہ میں باہتمام محمد قادر صوفی چھپی

سنہ ۱۳۱۶ ہجری

هو المستعان

أَفَغَيْرَ اللّٰهِ أَبْتَغِي حَكَمًا وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ مُفَصَّلًا

ترجمہ - کیا مین اپنے اور تمہارے درمیان خدا کے سوا کوئی اور حکم تلاش کرون حالانکہ اُس نے تمہاری طرف مفصل کتاب بھیجدی ہے

حجۃ الرحمن

علی المجادلین فی آیات القرآن

مؤلفہ

احقر العباد محمد غوث سعید کان اللہ لہ

مطبع مفید عالم آگرہ مین باہتمام محمد قادر علیخان صوفی چھپی

سنہ ۱۳۱۶ ہجری



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی محمد سید المرسلین خا
تم النبیین وعلی الہ واصحابہ واتباعہ اجمعین الی یوم الدین اما بعد بندہ حقیر
محمد غوث ابن غلام محمد سعید مدراسی غفر اللہ لہ ولوالدیہ مسلمان بھائیون کی خدمت مین عرض
ہے کہ زمانہ شایستہ ہو یا غیر شایستہ اور اہل زمانہ مہذب ہون یا غیر مہذب غلط عقائد کا درست کرنا
اور باطل رسوم کا مٹانا آسان کام نہین ہے۔ جن لوگون نے مدتون سے ابا عن جد غیر حق
کو حق قبول کر رکھا ہے اور باطل رسوم کے پیرو ہو گئے ہین انکی تفہیم نہایت دشوار ہوا کرتی
ہے۔ کلام حق کا اثر انہین طبیعتون پر ہوتا ہے جو تعصب و ضد سے خالی اور حق کے جویا
اور طالب ہین۔ اللہ جل شانہ کے اس فرمان کو وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ
وَالَّذِي خَبُثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا۔ حضرت سعدی علیہ الرحمۃ نے فارسی نظم مین کیسی خوبی سے

بیان کیا ہے ۔

یاران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست	در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس

انسان کی فطرت ایسی ہی واقع ہوئی ہے کہ وہ اپنے آپکو اچھا سمجھتا ہے اور اسکو اپنی ہر ایک ادا دینی ہو یا دنیاوی بالکل بہاتی ہے جب ایک دوسرا شخص اُسکی غلطی کو بتلاتا ہے تو یہ فعل اسپر نہایت ہی شاق گزرتا ہے اور وہ مجادلہ و مکابرہ پر آمادہ ہو جاتا ہے پھر تو اپنی تائید و تحسین مین اقسام کی حجتین نکال کہڑا کرتا ہے اور حتی الامکان اپنی بات کی پرداخت کے درپے ہو جاتا ہے ۔ شاذ و نادر ہین وہ طبیعتین جو حق کو بلا تکرار قبول کر لیتی ہین اور محض عار کی وجہ سے انکار پر آمادہ نہین ہوتین ۔ جمیع انبیاء علیہم السلام کو اپنے اپنے وقت کے لوگون کے سمجھانے اور اُن کی غلطیون کی اصلاح کرنے مین ہزارہا دشواریان پیش آئین ۔ بعضون کو تو کامیابی کے عوض حرمان ہی نصیب ہوا ۔ چونکہ انبیاء ہدایت خلق پر اللہ جل شانہ کی طرف سے مامور ہوتے ہین اور انکو اپنے امر کے صدق مین کسی قسم کا شک و شبہہ نہین ہوتا ہے اور چونکہ اپنے بنی نوع کی خیر خواہی و ہمدردی کا مادہ ان مین بدرجۂ غایت ودیعت کیا جاتا ہے منکرین کے انکار او رمکذبین کی تکذیب سے انکو بے انتہا رنج پہونچتا ہے لیکن اپنی خداداد متانت سے وہ صرف حق بات کے بتلا دینے مین مصروف رہتے ہین اور اپنے مساعی جمیلہ کے نتائج کی طرف ذہن کو منتقل کر کے پریشان خاطر نہین ہوتے ۔ کسی جہت بتقاضای بشری انکے پاک دلون مین پریشانی پیدا بہی ہوا اور انسے کوئی زلت وقوع مین آئے تو خود اللہ جلشانہ انکی تسکین و تادیب فرما دیتا ہے ۔ قرآن شریف مین جو ہم علما کو

کی ہدایت کے لیے اللہ جل شانہ نے اپنے رسول امی پر بطور ایک ایسے معجزے کے نازل فرمایا ہے جسکا اثر تا قیام قیامت قائم رہیگا ان امور کی صراحت بخوبی موجود ہے۔ مین اس رسالہ مین صرف انہین آیات کو نقل کرتا ہون جن مین خاتم الرسل محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تبلیغ رسالت مین جو دقتین پیش آئین اُنکا ذکر ہے۔ جو لوگ قرآن کے مضامین سے واقف نہین ہین انکو اس مختصر رسالہ کے پڑہنے سے معلوم ہوگا کہ مشرکین اور اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ نے اپنی غلط رسمون کی پرداخت مین آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کیسی مخالفت کی آپ پر کیا کیا اعتراض کرتے رہے اور آپ کے دل صفا منزل کو کیسے صدمے پہونچاےٴ۔ اور خداوند تعالیٰ شانہ نے اپنے رسول کی کیسی حمایت کی اور وقتاً فوقتاً انکو کس کس طرح سے تسلی دی۔ آخر مین جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ کے بموجب اسلام کو غلبہ ہوا اور کافر و منکر اس آیت کے مصداق ہوگیے فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ؏

مین پہلے اُن آیات کو نقل کرتا ہون جن مین آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے دعوت الی الحق کا بیان ہے پھر ان آیات کو بیان کرونگا جن مین معترضین کے اعتراضات اور منکرین کے انکار کا ذکر ہے آخر مین ان آیات کو ذکر کرونگا جن مین اعتراضات کے جوابات کے ساتھہ منکرین کے مآل کار کی خبر دے کر آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مختلف طریقون سے تسلی و طمانینت دی گئی ہے۔ چونکہ بعض آیات ان ہر سہ امور پر مشتمل ہین لہذا

؏ ترجمہ۔ اور ظالم لوگون کی جڑ کٹ گئی اور خدا کا شکر ہے جو سارے جہان کا مالک ہے کہ قصہ پاک ہوا۔

انکی ٹھیک تفریق و تقسیم نہین ہو سکتی ہے۔ مین نے اس رسالہ مین بھی مولانا نذیر احمد صاحب کے ترجمہ کو اختیار کیا ہے کیونکہ یہ بمنزلہ مختصر تفسیر کے ہے اور اس سے زیادہ صاف اور قریب الفہم کوئی ترجمہ موجود نہین ہے۔

سورہ اعراف مین ارشاد ہوا ہے۔ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ

ترجمہ۔ اسے پیغمبر لوگون سے کہو کہ لوگو مین تم سب کی طرف اُس خدا کا بھیجا ہوا آیا ہون کہ آسمان و زمین کی تمام سلطنت اُسی کی ہے اُسکے سوا کوئی اور معبود نہین وہی جلاتا اور وہی مارتا ہے تو لوگو اسد پر ایمان لاؤ اور اوسکے رسول نبی امی پر بھی کہ وہ اسد اور اوسکی کتابون پر ایمان رکھتا ہے اور اُسی کی پیروی کرو تاکہ تم سیدھے رستے پر آجاؤ۔

ان آیات مین آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم ہوا ہے کہ لوگون سے یہ کہہ دین کہ مین تم سب کی یعنی سارے جہان کے لوگون کی طرف رسول ہو کر آیا ہون کچھ ملک عرب ہی کی خصوصیت نہین ہے۔ اور مجھہ کو بھیجنے والا اسد جل شانہ ہے جسکی سلطنت آسمان مین بھی ہے اسد زمین مین بھی اور اُسکے سوا کسی کی ذات لائق عبادت نہین ہے کیونکہ سبکی زندگی اور موت جنمین دنیا و آخرت کی ساری بھلائی اور برائی داخل ہے یہ ہر دو امر اُسی کے قبضہ قدرت مین ہین اسد کے سوا کسی کو اُن مین مطلق دخل نہین ہے۔ پس اسد پر ایمان لاؤ اور اُسکے رسول پر بھی جو باوجود امی ہونے کے جسکا تمکو بھی علم ہے ایک ایسی سب سے بے نظیر کتاب پیش کی ہے

جسکے مقابلہ سے تم ہر طرح عاجز ہوا اور جو اسکے دعوے کی صحت کی ایک دلیل متین ہے ۔
اسکے علاوہ یہ رسول جن باتون پر تمکو ایمان لانے کے لیے کہتا ہے خود بھی اسپر ایمان
لایا ہے یعنی اللہ پر اور اُسکی کتابون پر بس تمکو چاہیے کہ جس شخص کا قول و فعل یکسان ہو اُسکی
پیروی کرین اور تمہارے لیے گمراہی سے نکل کر سیدھے رستے پر آنے اس سے بہتر
کوئی راہ نہین ہے ۔

سارے جہان کی طرف آپ کے رسول ہونیکے متعلق سورہ سبا مین اسطرح ارشاد ہوا ہے
وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ
ترجمہ ۔ اور اے پیغمبر ہمنے تمکو تمام دنیا کے لوگون کی طرف پیغمبر بناکر بھیجا ہے کہ ان کو
ایمان لانے پر ہماری خوشنودی کی خوشخبری سُنا دو اور کفر کرنے پر ہمارے عذاب سے
ڈرا دو مگر اکثر لوگ نہین سمجھتے ہین ۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ ہر ایک شخص پر عالم ہو یا جاہل وحشی ہو یا مہذب آنحضرت
علیہ الصلوۃ والسلام کی رسالت کی تصدیق لازم ہے اور اسی مین اللہ جل شانہ کی خوشنودی ہے
اور اسکا انکار بالضرور موجب عذاب ہوگا ۔ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ مین یہ
نکتہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی مدعی علم و تہذیب اپنی خود پسندی سے یہ خیال کرے کہ ہمکو
رسول کی پیروی کی ضرورت نہین تو یہ اُسکی سراسر نافہمی ہے کیونکہ جو رستہ خدا کا بتلایا ہوا ہے
اور جو علم اُسکا عطا کیا ہوا ہے اُسکی راستی اور صحت مین کسی قسم کا شک و شبہہ ہو نہین سکتا ۔ سوا
رسول کے جسپر وحی نازل ہوتی ہے باقی سب انسانون سے خطا جو لوازمہ بشری سے ہے

ممکن کیا بلکہ یقینی ہے محض رسول کی اتباع مین صواب کا یقین کامل ہے اور خطا کا احتمال بھی ہو نہین سکتا۔ یہان سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جاننے والون کی جماعت ہمیشہ قلیل ہی ہا کرتی ہے اور نادان لوگ ہر زمانہ مین زیادہ ہوتے ہین۔

سورۂ یوسف مین آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے طریق کی توضیح کر دینے کے لیے اسطرح حکم ہوا ہے۔ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔

ترجمہ۔ اے پیغمبر ان لوگون سے کہو میرا طریق تو یہ ہے کہ سبکو خدا کی طرف بلاتا ہون مین اور جو لوگ میرے پیرو ہین وہ ہم سب دین کے ایک معقول رستے پر ہین جسکو ہر شخص سمجھ سکتا ہے اور اسکی ذات پاک ہے اور مین شرک کرنیوالون مین سے نہین ہون۔

یہان اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ جو لوگ متبع رسول ہین انکو لازم ہے کہ دعوت الی الحق کرین۔ افسوس ہے کہ یہ کام زمانہ دراز سے مسلمانون نے چھوڑ دیا ہے اگر کوئی باہمت شخص اسکو اختیار کرے تو قوم اسکی قدر کرنے کے عوض اسکو مورد طعن و تشنیع بناتی ہے لیکن الحمدللہ ایسی حرکتین صرف جاہلون سے سرزد ہوتی ہین جاننے والون سے نہین ہوتین۔

سورۂ انعام مین اوپر کی آیت کا مضمون زیادہ صراحت کے ساتھ بیان ہوا ہے قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ۔ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ

وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ۔

ترجمہ۔ اے پیغمبر ان لوگون سے کہو مجھکو تو میرے پروردگار نے سیدھا رستہ دکھا دیا ہے کہ وہی ٹھیک دین ہے یعنی ابراہیم کا طریقہ کہ وہ ایک ہی خدا کے ہو رہے تھے اور مشرکون مین نہ تھے۔ اے پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ میری نماز اور میری تمام عبادات اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو سارے جہان کا پروردگار ہے کوئی اوسکا شریک نہین اور مجھہ کو ایسا ہی حکم دیا گیا ہے اور مین اوسکے حکمبردارون مین پہلا حکمبردار ہون اے پیغمبر ان سے پوچھو کہ کیا تمہاری یہ مرضی ہے کہ مین خدا کے سوا کوئی دوسرا پروردگار بناؤن حالانکہ وہی ہر چیز کا پروردگار ہے اور جو شخص کوئی برا کام کرتا ہے تو اوسکا وبال اوسی پر پڑے گا اور کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھہ اپنے اوپر نہین لیگا پھر تم سبکو اپنے پروردگار ہی کی طرف لوٹ جانا ہے۔ جب اوسکے حضور مین حاضر ہوگے تو دنیا مین جن جن باتون مین اختلاف کرتے رہے ہو وہ سب تمکو بتا دیگا کہ کون حق پر تھا اور کون ناحق پر۔

ان آیات مین پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم دیا گیا ہے کہ لوگون کو یہ سمجھا دین کہ مین جو راہ راست پر ہوا ہون محض اپنے پروردگار کی ہدایت سے ہے اور یہ راہ کچھہ نئی نہین ہے بلکہ میرے جد امجد ابراہیم علیہ السلام کی ہے جنکی بزرگی کے تم بھی قائل ہو اور جنہون نے اللہ جل شانہ کی ہدایت سے ہی اسکو اختیار کیا تھا اور وہ مشرکون مین نہ تھے بلکہ موحد تھے پس مین بھی موحد ہون اور میری نماز اور جملہ عبادات اللہ ہی کے لیے ہے اور میرا جینا

مرنا بھی اسی ذات سے متعلق ہے جو سارے جہان کا پروردگار ہے۔ گو تم خود اُس کے پروردگار عالم ہونیکے معترف ہو لیکن فرق یہی ہے کہ تمہارا عمل اس قول کے خلاف ہے کیونکہ اوروں کو تم اُسکی عبادت مین شریک کرتے ہو اور مین اپنے قول کے موافق کسی کو اُسکے ساتھہ شریک نہین کرتا ہون یہ حکم مجھکو اُسی نے دیا ہے اور مین خود پہلے اُسکی تعمیل کر کے پھر تمکو عمل کرنیکے لیے کہتا ہون۔ بھلا انصاف تو کرو کہ خدا ہی تعالی ہر چیز کا پروردگار ہوتے پھر مین کیسے دوسرے پروردگار کو پیدا کرسکتا ہون۔ اگر یہ بے انصافی کی حرکت مجھہ سے سرزد ہو تو اُسکا وبال مجھہ ہی پر پڑے گا اور میرے گناہ کا بوجھہ کوئی دوسرا نہین اوٹھاویگا تم اس قدر صاف بات کو بھی نہ سمجھہ سکو تو میرا کوئی قصور نہین ہے جب تم سب اللہ کے حضور مین حاضر ہوگے تو وہان معلوم ہوجاویگا کہ مین ناحق پر ہون یا تم ناحق پر۔

خاص ملک عرب مین پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کو مبعوث کرنے اور آپ پر قرآن نازل کرنیکی وجہ سورۂ انعام مین اس طرح بیان کی گئی ہے۔ وَهٰذَا كِتَابٌ اَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ اَنْ تَقُوْلُوْا اِنَّمَا اُنْزِلَ الْكِتَابُ عَلٰى طَائِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغَافِلِيْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّا اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتَابُ لَكُنَّا اَهْدٰى مِنْهُمْ فَقَدْ جَاءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۝ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيَاتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ

ترجمہ اور یہ کتاب یعنی قرآن ہم ہی نے اسکو اتارا ہے برکت والی کتاب ہے تو اسی

سکے حکم پر چلو اور خدا سے ڈرتے رہو عجب نہین تمپر رحم کیا جاوے - اور یہہ کتاب ہمنے
اس لیے اُتاری ہے کہ مبادا کہین تم یہہ کہہ بیٹھو کہ ہم سے پہلے یہود و نصاریٰ بس دو ہی
گروہون پر کتاب اُتری تھی اور ہم تو اُنکے پڑھنے پڑھانے سے بالکل بیخبر تھے - یا یہہ
عذر کرنے لگو کہ اگر ہمپر کتاب اُتری ہوتی تو ہم ضرور ان یہود و نصاریٰ سے کہین بڑھکر راہ راست
پر ہوتے تو اب تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس دلیل اور ہدایت اور رحمت
سب چیزین تو آچکین تو اُس سے بڑھکر ظالم اور کون ہوگا جو اللہ کی آیتون کو جھٹلاوے اور
اُنسے کنارہ کشی اختیار کرے - جو لوگ ہماری آیتون سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہین
ہم عنقریب اُنکی کنارہ کشی کے بدلے مین اُنکو بُری مار کی سزا دینگے -

ان آیات مین اللہ جل شانہ نے عرب کے لوگون پر اپنے احسان کو جتایا ہے کہ ہمنے
تمہاری زبان مین اسلیے قرآن نازل کیا کہ تم کہین یہ عذر نہ کرنے لگو کہ یہود و نصاریٰ کو
کتابین ملین جن سے ہم بےخبر تھے اگر ہمپر بھی کتاب نازل ہوتی تو ہم اُنسے زیادہ ہدایت یافتہ
ہوتے - چنانچہ اللہ جل شانہ نے محض اپنے فضل و کرم سے آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام
کو عرب مین مبعوث فرمایا اور آپ کی ذات بابرکات پر قرآن نازل فرماکر اسکو تمام جہان کے
لیے رہنما کر دیا - آخر مین ارشاد ہوا ہے کہ اس احسان کے بعد جو لوگ اللہ کی آیتون کو جھٹلاتے
ہین وہ بڑے ہی ناشکر گزار ہین اور ہم عنقریب اُنکو اس ناشکری کا مزہ چکھا دینگے -

قرآن مجید کا اتمام حجت کے لیے نازل ہونا اور اسکا سراسر نصیحت اور امراض قلبی کا
علاج ہونا سورۂ یونس کے ایک مقام مین اسطرح بیان ہوا ہے - یٰاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْکُمْ

مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○
قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ○ ترجمہ لوگو
اتمام حجت کے طور پر تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس نصیحت آچکی اور امراض
قلبی یعنی شرک وغیرہ کی دوا اور ایمان والون کے لیئے ہدایت اور رحمت ہے۔ اے پیغمبر ان
لوگون سے کہو کہ یہ قرآن اللہ کا فضل اور اُسکی رحمت ہے اور اُنکو چاہیئے کہ خدا کا فضل
اور اُسکی رحمت کو پاکر خوش ہون کیونکہ لوگ جن دنیاوی فائدون کے جمع کرنے کے پیچھے
پڑے ہین یہ اُس سے کہین بہتر ہے۔

ان آیات مین قرآن شریف کا مومنین کے لیے ہدایت ورحمت اور اُنکے ایمان کی تقویت
کا باعث ہونا اور کفار کے امراض قلبی مثلاً شرک وغیرہ دفع کرنیکے لیے اُسکا دوا ہونا بیان
کرکے ارشاد ہوا ہے کہ اس کتاب کو لوگ خدا کی بہت بڑی نعمت سمجھین اور اسکی قدر زرین
اور دنیا کے مال سے جسکو اہل دنیا چھوڑ جانیکے لیے جمع کرتے ہین اُسکو کہین بہتر و برتر
جانین کیونکہ اُسکے ذریعہ سے عقائد کی صلاح اور اعمال کی تہذیب ہوتی ہے اور یہ چیزین
باقیات صالحات مین داخل ہین۔

فائدہ۔ شرک کے مرض مہلک سے شفای کلی بخشنے والی مجرب دوا اتباع رسول
صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور اس دوا کے ساتھہ پرہیز بدعت سے اجتناب ہے۔ جہان پرہیز نہی
ہوی مریض کی ہلاکت یقینی ہوجاتی ہے۔

اسقدر تفہیم کے بعد بھی جو لوگ نہین مانتے ہین وہ یقینی ہلاکت کے سامان خود اپنے

ہاتھون سے مہربان کر رہے ہین انکو اسطرح سمجھا دینے کے لیے سورۂ یونس کے ایک مقام مین ارشاد ہوا ہے۔ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَمَا أَنَا عَلَيْكُم بِوَكِيلٍ ○ وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ○ ترجمہ اے پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ لوگو جو حق بات تھی وہ تو تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس آچکی پھر جس نے راہ راست اختیار کی تو اپنے ہی فائدہ کے لیے اسکو اختیار کرتا ہے اور جو بھٹکا تو وہ بھٹک کر کچھ اپنا ہی کھوتا ہے اور مین تم پر کچھ نگہدارونکی طرح تو مسلط ہون نہین۔ اور اے پیغمبر تمہاری طرف جو وحی بھیجی جاتی ہے اسی پر چلے جاؤ اور جبتک اللہ تمہارے اور کافرون کے درمیان فیصلہ نہ کرے انکی ایذا مین برداشت کرو اور وہی سب فیصلہ کرنیوالون مین بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

ان آیات مین پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لوگون سے خطاب کرکے یہ سمجھا دینے کا حکم ہوا ہے کہ دین کی جو سیدھی راہ تھی اسکو خدا نے میرے ذریعہ سے تم پر ظاہر کر دیا اب تمکو اختیار ہے کہ اسکو قبول کرین یا نہ کرین۔ جو شخص قبول کریگا اپنا ہی فائدہ کریگا اور جو انکار کریگا اس مین اسیکا نقصان ہے خدا کا اسمین کوئی نفع و نقصان نہین ہے اور نہ مین خدا کے پاس تمہارے اعمال کا ذمہ دار ہون جو تمہارے انکار پر تمکو کسی قسم کے مواخذہ کا خوف ہو مین جو کچھ کہتا ہون وہ محض تمہاری خیرخواہی کے لحاظ سے ہے اسکے بعد آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد ہوا ہے کہ وحی کی اتباع فرماوین اور لوگون کی تکذیب

و مخالفت پر آمادہ خاطر نہ ہوا کریں بلکہ مخالفین کی سرکشی پر اُسوقت تک صبر کیے رہیں کہ خود اللہ جل شانہ اپنی تائید سے اسلام کو غالب اور کفر کو مغلوب کر دکھا دے -

چونکہ دین کی سیدھی راہ اختیار کرنے میں خود انسان کی ذاتی منفعت اور اس سے روگردان ہونے میں اسیکا خسارہ بتلایا گیا ہے اس منفعت اور خسارہ کا یقین کامل دلانے کے لیے سورۂ مومنون کے ایک مقام میں اسطرح ارشاد ہوا ہے - اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ○ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ○ ترجمہ - لوگو کیا تم ایسا خیال کرتے ہو کہ ہمنے تمکو یونہیں بیکار پیدا کر دیا ہے اور یہہ کہ تمکو ہماری طرف پھر لوٹ کر آنا نہیں ہے تو خدا جو بادشاہ برحق ہے بیفائدہ کام کرنے سے بری اور بالاتر ہے اُسکے سوا کوئی معبود نہیں وہی عرش بزرگ کا مالک ہے -

اس آیت میں یہ جتلایا گیا ہے کہ خدا نے انسان کو بیکار نہیں پیدا کیا ہے ایک میعاد مقرر تک اسکو زندہ رکھکر پھر مار دینا اس امر کی دلیل ہے کہ وہ خدا ہی کے پاس لوٹ جاتا ہے اور وہان اسکو اپنے اعمال کی جزا و سزا ملتی ہے - جبکہ دنیا کے مجازی بادشاہ اپنے ملک میں کوئی کام بلا کسی غرض و غایت کے نہیں کرتے ہیں اور جو بادشاہ ایسا کوئی مہمل فعل کرے وہ نادان سمجھا جاتا ہے تو خداوند تعالیٰ جو سارے جہان کا بادشاہ حقیقی ہے انسان کی خلقت جیسے فعل کو بلا کسی مصلحت کے کیون کرنے لگا اسقدر بھاری انتظام بچون کا کھیل ہو نہیں سکتا کہ کسی چیز کو بنایا اور پھر بگاڑ دیا اللہ جل شانہ کی ذات جسکے سوا کوئی

عبادت کے لائق نہیں ہے اور جو عرش عظیم بزرگ مخلوق کا خالق ہے اس قسم کے عیب ونقصان سے بالکل پاک اور منزہ ہے۔

محض لوگوں کی فلاح عاقبت کے لیے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت الی الحق کا ہونا اور اس کام میں آپ کی کوئی ذاتی غرض کا مضمر نہ رہنا صاف بیان کر دینے کے لیے سورہ ص میں اس طرح ارشاد ہوا ہے۔ قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ۝

ترجمہ- اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ میں اس تبلیغ رسالت پر تم سے کچھ مزدوری تو مانگتا نہیں اور نہ مجھکو تکلف کرنا آتا ہے۔ یہ قرآن جو میں تمکو سناتا ہوں دنیا جہان کے لوگوں کے لیے نصیحت ہے اور بس اور کچھ دنوں پیچھے تم لوگوں کو اسکی حقیقت معلوم ہو جاوے گی۔

اس آیت میں آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم ہوا ہے کہ لوگوں کو یہ جتا دیں کہ میں تم سے تبلیغ رسالت کا معاوضہ نہیں مانگتا ہوں اور نہ میں اپنی بڑائی جتلانے کے لیے تصنع اور بناوٹ کرتا ہوں جس سے تمکو میری نسبت جھوٹ کہنے کا اشتباہ ہو کیونکہ تصنع اور بناوٹ کی صفت ہی ایسی ہے کہ اسکو آدمی تھوڑے ہی تجربے سے دریافت کر لے سکتا ہے اور تم لوگ مجھکو ابتدا سے بخوبی جانتے ہو اور کسی وقت مجھپر یہ الزام عائد نہیں کیا ہے۔ میں تو خدا کی طرف سے اس قرآن کو سناتا ہوں جس میں تمہارے لیے نصیحت ہی نصیحت ہے اور اس سے مقصود تمہاری ہی بہی خواہی ہے۔ اگر تم اب اس کو

نہ بہی مانوگے تو موت کے بعد اسکی صداقت تمکو بالضرور معلوم ہوجاویگی لیکن اس وقت کی تصدیق تمہارے لیے سودمند نہ ہوگی۔

چنانچہ زندگی ہی مین اللہ کے کلام سے ہدایت پانے کے فوائد اور اُسکے انکار کے جو بُرے نتایج بعد موت کے پیش آوینگے اور وہان جو حسرت و ندامت ہوگی اُسکی خبر سورۂ زمر مین اسطرح دیگئی ہے۔ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ○ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ○ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ○ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ○ ترجمہ۔ اور تمہارے پروردگار کی طرف سے جو اچھی اچھی باتین تمپر نازل ہوی ہین اُنپر چلو مگر اس سے پہلے کہ یکایک تمپر عذاب آ پڑے اور تمکو اُسکے آنے کی خبر بہی نہ ہو۔ کہین ایسا نہ ہو کہ آخرکار تم سے کوئی کہنے لگے کہ ای افسوس میری اُس کوتاہی پر جو مین نے پاس خدا الحوظ رکہنے مین کی اور مین تو ان باتون پر ہنستا ہی رہا۔ یا لگے کہنے کہ اگر خدا مجہہ کو نیک ہدایت دیتا تو مین بہی پرہیزگارون مین سے ہوتا۔ یا جب عذاب سامنے آموجود ہو اُسکو دیکہہ کر لگے کہنے کہ ای کاش مجہکو دنیا مین پہرلوٹ جانا نصیب ہو تو مین بہی نیک بنکر نیکون کے زمرے مین ہون۔ اُسوقت خدا اُس سے فرمائیگا ہان ہان ہمارے احکام تجہہ کو پہونچے اور

تو نے اُنکو جھٹلایا اور اکڑ بیٹھا اور منکروں مین سے ایک منکر تو بھی تھا۔
ان آیات مین خدا کے اوامر پر عمل کرنے اور اسکی نواہی سے بچنے کی تاکید کیگئی ہے اور یہ جتلایا گیا ہے کہ دنیا کی زندگی مین لوگ اللہ کے فرمانبردار بندے ہوجائین ورنہ جب یکایک موت کا عذاب آنازل ہوگا تو موقع ہاتھہ سے جاتا رہیگا۔ اُس وقت انسان کو سوا اس کہنے کے کوئی چارہ نہوگا کہ ہائی افسوس مین نے خدا کی طاعت مین کوتاہی کی اگر خدا مجھکو ہدایت کرتا تو کیا اچھا تھا مین بھی آج پرہیز گار بندون مین شامل ہوتا یا یہہ آرزو کرنے لگیگا کہ دنیا مین لوٹ کر جانا نصیب ہوتا کہ وہ نیک افعال کرے۔ اُسوقت یہ حسرت وندامت اُسکو کچھہ کام نہین دیگی اور اُسکا کوئی عذر مسموع نہوگا بلکہ اللہ جل شانہٗ کی طرف سے جواب ملیگا کہ ای میرے بندے اب جو تجھکو میری بندگی کا اقرار ہے یہ تیرے لیے غیر مفید ہے کیونکہ جب ہماری آیتین تیرے پاس آئین تو اُنکو تو نے جھٹلایا اور از راہ کبر ونخوت تو اُنکو نہین مانکر منکرین مین داخل ہوگیا یہ تو اُسکی سزا پانیکا مقام ہے۔

فائدہ۔ جو لوگ یہ کہتے ہین کہ قرآن ہی سے استدلال کرکے بہت سے فرقے گمراہ ہوگیے ان آیات سے انکو پند پذیر ہونا چاہیے۔ قرآن مین سر تا سر ہدایت ہے جو آدمی باطل عقائد کو دور کرکے قرآن کی طرف توجہ کرے تو وہ ہرگز گمراہ نہین ہوسکتا اور نہ خدای تعالی منکرین کو عذاب کرنیکے لیے قرآن کو حجت نہین گردانتا۔ البتہ جو شخص آبائی تقلید کی دلدل مین پھنسا ہوا ہو اور اپنے بزرگون کی عزت وشہرت اسی مین سمجھے کہ انکی پیروی کیجاے اور جہانتک ممکن ہو انکے اقوال واعمال کو صحیح قرار دینے کی کوشش

کرے تو ایسا شخص قرآن سے بالضرور روگردان ہیگا اور جب وہ اس کتاب ہدایت
ورحمت کو دیکھے ہی نہین اور اُسکے مضامین پر غور نہ کرے تو اسکو اس کتاب سے کیونکر
ہدایت ہو سکتی ہے۔ اسلام مین اختلاف واقع ہونے اور بہت سے فرقے حق کے خلاف
ہوجانے کی اصل وجہ یہی ہے۔

جو لوگ دنیا کی زندگی مین منہمک ہو کر دین سے غافل ہو جاتے ہین وہ اُنکے نفس پر
رجوع الی اللہ سخت گران گزرتا ہے جسکی وجہ سے وہ محض اپنی برائت کے لیے دین کا انکار
کیا کرتے ہین اُنکی تنبیہ سورہ اعراف کے ایک مقام مین اسطرح کی گئی ہے اَلَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا
دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ
هٰذَا وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ○ وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى
عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ يَوْمَ يَاْتِيْ
تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ فَهَلْ
لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ○ قَدْ خَسِرُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ○ ترجمہ۔ جن لوگون نے اپنے دین
کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا تھا اور دنیا کی زندگی ان کو دہوکے مین ڈالے ہوئے تھی
تو آج قیامت کے دن ہم اُنکو قصداً بھلا دینگے جیسا کہ یہ لوگ دنیا مین اپنے اس دن کے
پیش آنے کو بھولے اور ہماری آیتون کا انکار کرتے رہے۔ اور ہم نے تو انکو قرآن
بھی پہونچا دیا اور سمجھ بوجھ کر اس مین ہر طرح کی تفصیل بھی کردی کہ وہ ایمان والے لوگون

سے کے حق میں ہدایت اور رحمت ہے ۔ جو وعدہ یا وعید اس کتاب میں ہے کیا یہ لوگ اسکے
وقوع ہی کے منتظر ہیں سو جس دن اسکا وقوع ہوگا تو جو لوگ اسکو پہلے سے بھولے
بیٹھے تھے وہ اقرار کرلیں گے کہ بیشک ہمارے پروردگار کے پیغمبر حق بات لیکر
آئے تھے تو اسوقت انکو اسکی جستجو ہوگی کہ کیا ہمارے کوئی سفارشی بھی ہین کہ آج ہماری
سفارش کرین یا ہمکو دنیا مین لوٹا دیا جاوے تو جیسے عمل ہم پہلے کیا کرتے تھے انکے
خلاف دیندارانہ عمل کرین ۔ بیشک ان لوگون نے آپ اپنا نقصان کیا اور یہ جو افترا
پردازیاں کیا کرتے تھے وہ ان سے سب گئی گزری ہوگئین ۔

ان آیات مین یہ بیان ہے کہ جو لوگ حیات دنیا پہ مغرور ہین اور دین کا استہزا کیا کرتے
ہین انکو اسد جل شانہ اپنی رحمت سے اسدن محروم کردیگا جبکہ سب لوگ اسکے حضور مین حاضر کیے
جاوینگے کیونکہ ان لوگون نے قیامت کے دن کو بالکل فراموش کر رکھا تھا اور اس انکی
فراموشی کو دفع کرنیکے لیے جبکہ خدا کی آیتین آئین تو انکو بھی جھٹلایا ۔ اسکے بعد ارشاد ہوتا ہے
کہ ہمنے چونکہ اپنے کمال علم سے مفصل کتاب نازل کی ہے اور اس سے مومنین کو ہدایت و
رحمت نصیب ہوچکی تو کوئی وجہ نہین کہ انسانون کا ہی ایک دوسرا گروہ اس سے انکار
کیسے اور انکے اس انکار کی سزا نہ دیجاوے کیونکہ یہ انکار محض تعصب اور شرارت پر محمول
ہوگا ۔ پھر ارشاد ہوا ہے کہ شاید یہ لوگ عذاب موت کے منتظر ہین لیکن یہ یاد رہے کہ جس
وقت عذاب نازل ہوگا یا قیامت برپا ہوگی تو جو لوگ اسکو بھولے ہوے تھے خود بخود انبیاء
کی سچائی کا اقرار کرنے لگین گے اور انکی دعوت کو قبول نہ کرنے پر کف افسوس ملین گے

اُس وقت اُنکو تلاش ہوگی کہ کوئی اُنکا سفارشی بنکر خدا کے عذاب سے بچا لیوے یا ممکن ہو
تو انکو دنیا میں دوبارہ جانا نصیب ہوتا کہ گزشتہ برے اعمال کے عوض اچھے عمل کر آئیں
آخر میں ارشاد ہوا ہے کہ یہ انکی آرزو ہی آرزو ہوگی نہ تو انکو کوئی سفارش کرنیوالا ملیگا
اور نہ انہیں دنیا میں واپس جانیکا موقع دیا جاویگا بلکہ ان کے برے اعمال کی پاداش مین
وہ عذاب مین مبتلا ہوجاوینگے۔

جو مشرکین اللہ کی آیتون اور رسول کی تکذیب کررہے تھے انکو موت کے بعد عذاب
ہونے اور قیامت کے برپا ہونے سے بھی انکار تھا اور اس انکار پر اصرار کے ساتھہ وہ اپنے
دل کو تسکین دینے کے لیے اقسام کی حجتین نکالا کرتے تھے چنانچہ سورۂ سبا میں
انکا ایک قول نقل کرکے اسکی تردید کی گئی ہے وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ
عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝ اَفْتَرٰى عَلَى
اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ
الْبَعِيْدِ ۝ اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ
اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝ ترجمہ — اور جو لوگ منکر ہین وہ ایک دوسرے سے
تمہاری ہنسی اُڑانے کے لیے کہتے ہین کہ کہو تو ہم تمکو ایسا آدمی بتائین جو تمکو اس عجیب
بات کی خبر دیگا کہ جب تم مرنے پیچھے سر تا پا ریزہ ریزہ ہوجاؤ گے تو ایکبار ضرور تمکو نئے جنم
مین آنا ہوگا۔ کیا اس شخص نے خدا پر جھوٹ باندھا ہے یا اسکو کسی طرح کا جنون ہے

سو نہ تو بہتان باندھا ہے اور نہ جنون ہے بلکہ جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے کمبختی
کی مصیبت اور پرلے درجے کی گمراہی میں مبتلا ہیں۔ تو کیا ان لوگوں نے آسمان و زمین
کی طرف جو انکے آگے اور انکے پیچھے یعنی سب طرف سے گھیرے ہوئے ہیں نظر
نہیں کی کہ ہم چاہیں تو انکو زمین میں دھنسا دیں یا ان پر آسمان کے ٹکڑے گرا دیں۔
ہر ایک بندہ جو خدا کی طرف رجوع رہتا ہو اسکے لیے تو اسمیں بڑی عبرت ہے۔

ان آیات میں منکرین قیامت کا قول نقل کیا گیا ہے جو وہ اپنے زعم باطل میں آنحضرت
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہنسی اوڑانے کے لیے کہا کرتے تھے کہ اس شخص کو دیکھو جو ایک
عجیب و غریب بات کی خبر دے رہا ہے کہ آدمی کو مرکر خاک میں ملجانے کے بعد اسکی مکرر
زندگی ہوگی۔ یا تو یہ خدا پر تہمت ہے یا اس شخص کا دیوانہ پن ہے۔ اللہ جل شانہ نے
اس احمقانہ اعتراض کے جواب میں ارشاد فرمایا ہے کہ ہمارا رسول نہ تو ہم پر جھوٹ کہتا ہے
اور نہ اسکو کسی طرح کا جنون ہے بلکہ تم لوگ قیامت کا جو انکار کر رہے ہو یہ تمہاری کمبختی
ہے کیونکہ اگر اقرار کرو گے تو اسکے لیے سامان مہیا کرو گے اور تمہارا بے سروسامانی کی حالت
میں ہمارے حضور میں حاضر ہونا تمہاری بدبختی کا باعث ہوگا اور تم عذاب میں مبتلا ہو جاؤ گے
باقی رہا یہ امر کہ مرکر مٹی میں مل جانے کے بعد تمکو دوبارہ زندہ کرنا یہ تو کوئی دشوار بات نہیں
ہے تمہاری خلقت ابتدائی ہی میں ہمیں کونسی مشکل پیش آئی جو مکرر زندہ کرنا ہمارے لیے
محال خیال کیا جاوے۔ ہمنے ایسے بڑے آسمان اور زمین کو جو تمکو گھیرے ہوئے ہیں
بنایا ہے اور تم ہمارے بس میں اسقدر ہو کہ چاہیں تو زلزلے سے زمین میں دھنسا دیں یا آسمان

سے بجلی وغیرہ گرا کر تمکو ہلاک کر دین۔ اور ہماری اس قدرت کو وہی لوگ بخوبی سمجھتے ہین جنکو ہماری طرف رجوع ہے۔ تم لوگون نے ان سب نشانیون کو دیکھنے پر بھی عمداً غفلت اختیار کی ہے جسکی سزا تمکو بالضرور بھگتنی ہوگی۔

قیامت کے برپا ہونیکے متعلق قرآن شریف کے اکثر مقامات مین یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس واقعہ عظیم کا ایک وقت مقرر ہے جسکے پہلے اسکا وقوع ہو نہین سکتا کیونکہ جبتک یہی آسمان و زمین ہے یہی آفتاب و مہتاب ہے یہی ہوا اور پانی ہے جس نے مین مختلف چیزین پرورش پاتی ہین اور جن مین بعض انسان کی غذا ہین اور بعض اسکی دیگر ضرورتون کو رفع کرتی ہین اور جبتک ان چیزون سے لوگ خواہ خدا کے فرمانبردار ہون یا نافرمان برابر منتفع ہو رہے ہین تو یہ ممکن نہین کہ ان سبکی ہستی کے عالم مین قیامت برپا ہوجاے بلکہ ان چیزون کا نیست و نابود ہونا ضرور ہے تاکہ وہ دن قائم ہو اور ہر شخص کو اسکے اعمال کے موافق بدلہ دیا جاے چنانچہ سورۂ فرقان کے ایک مقام مین اسکا مذکور اسطرح ہے۔

وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلَائِكَةُ تَنْزِيلًا ۝ الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ لِلرَّحْمَٰنِ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكَافِرِينَ عَسِيرًا ۝ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا ۝ يَا وَيْلَتَىٰ لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا ۝ لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ خَذُولًا ۝ وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا ۝ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ

وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ○ ترجمہ- اور جس دن آسمان ایک بدلی پر سے پھٹ جاویگا اور وہ بدلی اُسکے اندر سے نمودار ہوگی اور اسی بدلی مین فرشتے جوق جوق اُتارے جائینگے اُس دن حقیقی سلطنت خدای رحمن ہی کی ہوگی اور وہ دن کافرون پر بڑا سخت ہوگا- اور جس روز نافرمان آدمی مارے افسوس کے اپنے ہاتھ کاٹیگا اور کہیگا ای کاش مین رسول کے ساتھہ دین کے رستے لگ لیتا- ہای میری کمبختی کاش مین فلان شخص کو دوست نہ بناتا اسنے تو نصیحت کے آے پیچھے بھی مجھے اس سے بہکا دیا اور شیطان کا تو قاعدہ ہے کہ وقت پڑے پر انسان کو چھوڑ کر الگ ہو جاتا ہے اور اُس وقت پیغمبر خدا کی جناب مین عرض کرینگے کہ ای میرے پروردگار میری قوم نے اس قرآن کو بکواس سمجھا- اور ای پیغمبر جس طرح تمہارے زمانہ کے کافر تمہارے دشمن ہین اسی طرح ہم گنہگارون کو ہر ایک نبی کا دشمن بناتے آے ہین اور لوگون کی ہدایت دینے کو اور پیغمبرون کی مدد کرنے کو تمہارا پروردگار بس ہے -

ان آیات مین اُس حادثۂ عظیم کا ذکر ہے جسکی خبر جمیع انبیا نے دی ہے اور جس سے سوای مشرکین کے کسی اہل کتاب کو انکار کرنیکی مجال نہین ہے گو یہ لوگ اپنے اعمال سے اسکی تصدیق نہین کرتے ہین - اس دن موجودہ زمین و آسمان فنا ہو جائینگے ملائک جوق جوق نازل ہونگے مُردے زندہ ہو جاوینگے خدا کی حقیقی سلطنت اور بادشاہت جو آب غافلون کی نظر سے محجوب ہے سب پر ظاہر ہو جاویگی اور یہ دن چونکہ لوگون کے اعمال کی جزا و سزا کا دن ہوگا اسلیے دنیا مین جن لوگون نے حق کا انکار کرکے کجروی اختیار

کی تھی اُنکے لیے نہایت ہی سخت دن ہوگا۔ اُس دن ظالم لوگ اپنے ہاتھوں کو مارے تاسف کے کاٹنے لگینگے اور یہ کہینگے کہ اے کاش ہم نے رسول کی اتباع نہین کی وا اسفا ہم نے فلان شخص کو اپنا دوست بنایا جسنے کتاب ہدایت کے موجود ہوتے ہوئے گمراہ کردیا۔ اس وقت شیطان جو لوگون کو کسی نہ کسی ذریعہ سے راہ حق سے بہکاتا رہتا ہے انسان کی رسوائی اور فضیحت کو دیکھکر الگ ہوجاویگا اور آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام تاسف اور ہمدردی سے بارگاہ خداوندی میں عرض کرینگے کہ اے پروردگار ان لوگون نے قرآن کو لغو اور مہمل چیز سمجھکر چھوڑ رکھا تھا اگر اس سے فائدہ اُٹھاتے ہوتے تو آج انکی یہ حالت نہ ہوتی۔ ان واقعات کی جو قیامت میں پیش آوینگے پیشینگو خبر دیکر اللہ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے کہ ہر زمانہ مین نافرمان لوگون نے انبیاء کی عداوت و مخالفت پر کمر باندھی تھی اور اے پیغمبر اب تمہارے ساتھ بھی یہی سلوک ہو رہا ہے اس سے تم رنجیدہ خاطر نہ ہو خدا تعالیٰ کی ہدایت و نصرت تمہارے اور تمہارے تابعون کے لیے کافی و وافی ہے۔

فائدہ - اسلام مین جو لوگ ملائک کے وجود سے انکار کرتے ہین اور اسطرح بات بنائی ہے کہ قرآن مین جہان کہین ملائک کا ذکر ہے وہ حکایتاً عن الیہود ہے جنکی کتابون مین ایسی کہانیان داخل ہوگئین تھین۔ انکی غلطی اس آیت سے ظاہر ہو رہی ہے کیونکہ خود خداوند تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ قیامت کے دن ملائک کا نزول ہوگا اور یہ قائم کیا ہے کہ حکایتاً عن الیہود کا عذر درست نہین ہوسکتا۔ اگر یہود کا یہ غلط خیال تھا تو قرآن مین اسکی تصدیق کے عوض مثل دیگر غلط خیالات کے تکذیب ضرور تھی۔

سورۂ حجر کے شروع مین بہی یہی قیامت کے دن قرآن کے منکرین کیسی کیسی بے سود آرزو کرینگے اسکو بیان کرکے آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کو تسلی دیگئی ہے اور اگلے انبیاء کے منکرین کے اعمال اور اونکی عاقبت کا ذکر کرکے یہ سمجہایا گیا ہے کہ کفار مکہ جو اعتراض کیا کرتے ہین وہ کچہہ نئے نہین ہین بلکہ ہر زمانہ مین دعوت الی الحق کی مخالفت شریر لوگون نے کی ہے اور انہین اسکی سزا بہی وقت مقررہ پر مل چکی پس یہی حال ان اشرار کا بہی ہوگا۔ چنانچہ ارشاد ہوا ہے۔ رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ○ وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَعْلُومٌ ○ مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ○ وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ ○ لَوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَائِكَةِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ○ مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذًا مُنْظَرِينَ

ترجمہ۔ ایکدن ہوگا کہ کافر بہتیرے ہی ارمان کرینگے کہ ای کاش ہم بہی مسلمان ہوتے تو ای پیغمبر انکو ان ہی کے حال پر رہنے دو کہ کہائین پیئین اور دنیا کے چند روزہ فائدے اوٹہائین اور توقعات بیجا انکو غافل کیے رہین پہر آخر قیامت مین تو انکو معلوم ہی ہوجائیگا اور ہمنے کبہی کوئی بستی غارت نہین کی مگر اسکی تباہی کے لیے ایک میعاد مقرر پہلے سے لکہی ہوی موجود تہی۔ کوئی امت اپنے وقت سے نہ آگے بڑہ سکتی ہے اور نہ پیچہے ہٹ سکتی ہے۔ اور ای پیغمبر کفار مکہ تم سے اسطرح پر خطاب کرکے کہتے ہین کہ ای شخص جسکے ذہن مین یہ خبط سمایا ہے کہ اسپر خدا کے ہان سے قرآن نازل ہوا ہے تو تو دیوانہ ہے اگر تو اپنے

دعوی مین سچا ہی تو فرشتونکو ہمارے سامنے کیون نہین لا کسرا کرتا سو ہم فرشتون کو نہین
بہیجا کرتے ہین مگر فیصلے کے لیے اور جب فرشتے نازل ہون تو پہر انکو مہلت بہی نہ ملے

ان آیات مین قیامت کے دن تابعان پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کا خوش حال و سرخرو
ہونا اور آپ کے مخالفین کا انکی حالت کو دیکہہ کر یہہ آرزو کرنا کہ ای کاش ہم بہی سلمان ہوتے
بیان کرکے رسول علیہ الصلوۃ والسلام کو سمجہایا گیا ہے کہ دنیا کی زندگی چند روزہ ہے
یہ کفار اپنے عیش و آرام اور بیجا توقعات مین مست ہین اور گو دن بدن موت نزدیک ہوتی جاتی
ہے لیکن یہ مطلق خیال نہین کرتے بلکہ جو شخص انکو اس نشۂ غفلت سے ہشیار کرنا چاہتا ہے
اُسی کو برا بہلا کہتے ہین چنانچہ تمہاری نسبت بہی باوجود تمہاری خیر خواہی کے اقسام کی
گستاخیان کرتے ہین اور کہتے ہین کہ تمکو خبط سمایا ہے اور جنون ہے جو اسد کی طرف
سے قرآن نازل ہونے کا دعوی کرتے ہو اور پہر تمکو جہٹلانے کے لیے بیجا فرمایشین
کیا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اگر سچے رسول ہو تو ہم پر فرشتون کو لا نازل کرو حالانکہ خود
دیوانے ہین اور اسقدر نہین سمجہتے کہ جب فرشتے نازل ہو جائین تو تمہارے اور انکے
درمیان فیصلہ ہی کر دیا جاویگا اور اسوقت انکو ایمان لانے اور عمل کرنیکی مہلت ہی نہین
ملیگی ۔ ساتہہ ہی آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کو یہ بہی ارشاد ہوا ہے کہ ان نا عاقبت اندیش
لوگون کی بیہودہ باتون کا خیال نہ کرین یہ اپنے نشۂ غفلت مین مست ہین جب انکی بدکرداریان
پوری ہو جاوینگی تو انکی ہلاکت کا وقت آموجود ہوگا پہر تو یہ اسکو ٹال نہین سکینگے وہی
مآل اگلے انبیا کے مکذبین کا بہی ہوا ہے جنکے عبرتناک قصص سارے جہان مین مشہور ہین

قرآن شریف کی ان آیات تخویف وترہیب کو سنکر طالبانِ حق آنحضرت علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی تصدیق کرتے جاتے تھے اور آہستہ آہستہ کلمۃ اللہ بلند ہو رہا تھا لیکن اس سے
شریر اور بدنفس لوگون کے سینون مین حسد کی آگ بھڑکتی جاتی تھی اور انکے تکبر نے نہین
فقط اطاعت رسول سے ہی باز نہین رکھا تھا بلکہ ان کو اس شرارت پر آمادہ کر دیا تھا کہ ہر روز
ایک مہمل اعتراض دل سے گھڑ کر پیش کرین اور جب اسکا جواب مل جاے تو ایک دوسری شق نکالا
کرتے تھے۔ ان حرکات سے معاندین ومخالفین کا مقصود تحقیق حق نہین بلکہ محض شرارت
اور دوسرون کے دلون مین شک پیدا کر کے انکو بھی سیدھی راہ سے بہکانا تھا تا کہ لوگون مین
یہ کہنے کی گنجایش ملے کہ ہمارے ساتھ بھی ایک بڑی جماعت ہے لیکن اللہ جل شانہ کی تائید
سے اسکا اثر الٹا ہو رہا تھا کیونکہ جب کبھی ان کے نامعقول اعتراضات کی تردید کے متعلق
آیتین نازل ہوتی تھین تو انکی جماعت مین کثرت کے عوض روز بروز قلت ہوتی جاتی تھی اور حق کو
دن بدن غلبہ ہو رہا تھا۔ چنانچہ سورۂ بنی اسرائیل کی ان آیات سے اسکی تفصیل معلوم ہوتی
ہے۔ وَقَالُوا لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنبُوعًا أَوْ تَكُونَ لَكَ
جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا تَفْجِيرًا ○ أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا
زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِيَ بِاللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ قَبِيلًا ○ أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ
مِّن زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَىٰ فِي السَّمَاءِ وَلَن نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتَّىٰ تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا
نَّقْرَؤُهُ ۗ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا ○ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ
أَن يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ إِلَّا أَن قَالُوا أَبَعَثَ اللَّهُ بَشَرًا رَّسُولًا ○ قُل لَّوْ

كَانَ فِي الْأَرْضِ مَلَائِكَةٌ يَمْشُونَ مُطْمَئِنِّينَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ مَلَكًا
رَسُولًا ○ قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا

ترجمہ - اور اے پیغمبر کفار مکہ تمسے کہتے ہین کہ ہم تو اسوقت تک تم پر ایمان لانیوالے ہین نہین کہ یا تو ہمارے لیئے زمین سے کوئی چشمہ بہا نکالو یا کجھورون اور انگورون کا تمہارا کوئی باغ ہو اور اُسکے بیچ بیچ مین تم بہت سی نہرین جاری کر دکھاؤ یا جیسا تم کہا کرتے تھے آسمان کے ٹکڑے ہم پر لا گراؤ یا خدا اور فرشتون کو ہمارے سامنے لا کھڑا کر دو یا پہننے کے لئے کوئی تمہارا سُنہرا گھر ہو یا تم آسمان مین چڑھ جاؤ اور جبتک تم ہم پر خدا کے ہان سے ایک کتاب اُتار کر نہ لاؤ کہ ہم اسکو آپ پڑھ بھی لین تب تک ہم تمہارے آسمان پر چڑھنے کو بھی باور کرنے والے نہین - اے پیغمبر ان لوگون سے کہو سبحان اللہ مین کیا چیز ہون بھی ایک بندہ بشر خدا کا بھیجا ہوا رسول - اور جب لوگون کے پاس خدا کی طرف سے ہدایت آچکی تو انکو ایمان لانے سے اسکے سوا کوئی بات مانع نہین ہوئی کہ لگے کہنے کیا خدا نے آدمی کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے - اے پیغمبر تم ان لوگون کو جواب دو کہ زمین مین اگر فرشتے بستے ہوتے کہ روئے زمین پر اطمینان سے چلتے پھرتے تو ہم فرشتے ہی کو آسمان سے پیغمبر بنا کر انکے پاس بھیجتے - اے پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ میرے اور تمہارے درمیان مین خدا ہی گواہ بس ہے اور وہ اپنے بندون کے حال سے واقف اور انکی کردار کو دیکھ رہا ہے

ان آیات مین کفار مکہ کی اُن شرارتون کا ذکر ہے جو وہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آئے دن کیا کرتے تھے - چونکہ انکا مقصود حق بات کا دریافت کرنا نہین تھا بلکہ

جا بیجا اعتراض کر بیٹہنا انہون نے یہ بہی ایک طریقہ اختیار کیا تہا کہ پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام سے اقسام کی فرمایشین کرین اور ایمان کو ان فرمایشون کی تکمیل پر موقوف کرین چنانچہ انہون نے ایک وقت ان چند فرمایشون کو پیش کیا۔ اول یہ کہ عرب مین پانی کی تو قلت ہے ایک چشمہ زمین سے بہا نکالدو۔ دوم یہ کہ کہجور اور انگور کا ایک باغ اپنے ہی لیے پیدا کردو اور اس مین کثرت سے نہرین جاری کردو۔ سوم یہ کہ خدا کے عذاب سے جو ڈراتے ہو پہلا آسمان ہی کے ایک ٹکڑے کو ہم پر لا گرادو۔ چہارم یہ کہ خدا کے پیغمبر ہونے کا جو دعوی کرتے ہو اور فرشتہ وحی لاتا ہے کہتے ہو ہمین خدا اور فرشتون ہی کو لا بتلاؤ۔ پنجم یہ کہ تم جبکہ اللہ کے رسول ہین تو تمہارا مکان ہمارے مکانون کا سا نہین بلکہ سونے کا ہونا چاہیے۔ ششم یہ کہ اگر یہ باتین نہین ہو سکتی ہین تو خیر ہمارے روبرو آسمان ہی پر چڑہ جاؤ اور صرف آسمان ہی پر چڑہ جانا کافی نہین بلکہ وہان سے ایک لکہی لکہائی کتاب لیکر اُترو تاکہ اسکو ہم خود پڑہ لین۔ ان تمام لغو اور مہمل فرمایشون کے جواب مین پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کو یہی کہہ دینے کی تعلیم کیگئی کہ تم کیسے بیہودہ لوگ ہو کیا مین نے خدائی کا دعوی کیا تہا جو تم مجہہ سے ایسی فرمایشین کرتے ہو مین تو انسان ہی ہون اور اپنے ابنای جنس کیطرف خدا کا رسول ہو کر آیا ہون تاکہ انکی اصلاح کرون۔ اسکے بعد ارشاد ہوا ہے کہ ہمیشہ سے لوگون نے پیغمبرون کا انکار صرف اسی غلط خیال سے کیا ہے کہ آدمی پیغمبر نہین ہو سکتا بلکہ اس خدمت پر فرشتون کا مامور ہونا ضرور ہے۔ اے پیغمبر اس غلط خیال کو تم اچہی طرح رفع کردو کہ آدمیون کے لیے آدمی ہی کا پیغمبر ہونا

ضرور ہے اگر زمین پر انسان کے عوض فرشتے ہوتے تو پیغمبر بھی نہین کا ہمجنس ہوتا انسانون
مین اگر فرشتہ بہیجا جاویے تو دونون کے درمیان اُنسیت نہین ہو سکتی اور رسالت سے جو اصل
مقصود یعنی اصلاح عباد ہے وہ فوت ہو جاویگا۔ آخر مین آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہہ
کہہ دینے کا حکم ہوا ہے کہ اگلے انبیاء بہی انسان ہی تہے جنکے تذکرے قرآن مین موجود
ہین جو مجہہ پر نازل ہو رہا ہے اور میری سچائی کیلیے خدا کی شہادت جو اسی کتاب مین ہے
کافی ہے۔ تم لوگ اسپر ہی اگر نہ مانوگے تو مین اس معاملہ کو خدا ہی پر سونپ دیتا ہون وہ
تمہارے حال سے واقف اور تمہاری بدکرداریون کو دیکہہ رہا ہے اور وہی بالضرور تمکو
ان اعمال کی سزا دیگا۔

زمین پر ملائک نازل ہونے اور انہین کے ذریعہ سے پیغام الہی پہونچنے کے متعلق
کفار مکہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جہٹلانے کی غرض سے جو خواہش ظاہر کیا کرتے تہے
اسکا جواب سورۂ انعام کے ایک مقام مین اسطرح دیا گیا ہے۔ وَقَالُوا لَوْلَا أُنْزِلَ
عَلَيْهِ مَلَكٌ وَلَوْ أَنْزَلْنَا مَلَكًا لَقُضِيَ الْأَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُونَ ۝ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ
مَلَكًا لَجَعَلْنَاهُ رَجُلًا وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَا يَلْبِسُونَ ۝ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ
مِنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ ترجمہ
اور کافر کہتے ہین کہ اس پیغمبر پر کوئی فرشتہ کیون نہین نازل ہوا اور اگر ہم فرشتہ بہیجتے تو
جہگڑا ہی چک گیا تہا اور پہر انکو کسی طرح کی مہلت بہی نہ ملتی اور اگر ہم رسول کا مددگار
کسی فرشتے کو بناتے تو بہی اسکو آدمی ہی بناتے کیونکہ ان مین فرشتون کو دیکہنے کی

صلاحیت ہی نہین ہے اور جو شبہے یہ لوگ اب کر رہے ہین وہی شبہے اسوقت بہی ہم انکے دلون پر طاری کر دیتے۔ اور ای پیغمبر تم سے پہلے بہی پیغمبرون کی ہنسی اُڑائی جا چکی ہے تو جن لوگون نے پیغمبرون سے ہنسی کی تو وہ عذاب جسکی ہنسی اُڑاتے تہے آخر اونپر آنازل ہوا۔

ان آیات مین اس اعتراض کا جواب ہے کہ پیغمبر کی تصدیق کیلیے انکے ساتہہ ایک فرشتہ کیون نہین آیا ہے۔ اللہ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے کہ اگر فرشتہ پیغمبر کے ساتہہ ہوتا اور تم لوگ اُسکو دیکہہ کر بہی تکذیب کرتے تو فوراً عذاب نازل ہو جاتا اور تمکو کسی طرح کی مُہلت نہین ملتی۔ فرشتہ کے نازل نہ کرنے مین اولاً یہ مصلحت تمہارے ہی فائدہ کے لیے ہے اور ثانیاً تم لوگون مین فرشتہ کو دیکہنے کی صلاحیت نہین ہے اور اگر دیکہہ سکو تو اسکو انسان ہی کی شکل مین دیکہوگے نہ کہ اُسکی اصلی کیفیت مین پہر تو اُسوقت بہی تم اسی قسم کے شبہات پیش کروگے اور کہوگے کہ یہ فرشتہ نہین ہے۔ آخر مین آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تسکین کے لیے ارشاد ہوا ہے کہ تم سے پہلے انبیاء اللہ کے ساتہہ بہی لوگون نے ایسی ہی گستاخیان اور بے ادبیان کین اور عذاب کے جو وعدے کیے جاتے تہے اُنکو چند دن تک ہنسی بنا رکہا لیکن آخر کار اللہ جل شانہ نے اُنپر عذاب موعود کو نازل کر کے اپنے رسولون کی علانیہ تصدیق فرما دی۔

آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کفار نے یہ جو خواہش کی کہ ہمارے دیکہتے تم آسمان پر چڑہ جاؤ اسکے متعلق سورۂ حجر کے ایک مقام مین اس طرح ارشاد ہوا ہے۔ وَلَوْ فَتَحْنَا

عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ○ لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ○ ترجمہ - اور اگر ہم ان لوگون پر آسمان کا ایک دروازہ بہی کہول دین اور یہ لوگ دن دہاڑے اُس دروازہ سی آسمان پر چڑہ بہی جائین تاہم یہی کہین کہ ہو نہو ہماری آنکہین متوالی ہو گئی ہین نہین بلکہ ہم لوگون پر کسی نے جادو کر دیا ہے -

اس آیت مین یہ ارشاد ہوا ہے کہ ایک دوسرے شخص کا آسمان پر چڑہ جانا اور انکا اسکو صرف دیکہہ لینا کیا معنی اگر خود انکے لیے آسمان کا دروازہ کہول دیا جاہیے اور وہ اس راستہ سے آسمان پر چڑہ بہی لین تو انکی شرارت اسی کی مقتضی ہے کہ کہنے لگین کہ ہم پر نشہ جاری ہوا ہے یا کسی نے جادو کر دیا ہے جو ہمین اپنا آسمان پر چڑہنا دکہائی دے رہا ہے -

آسمان سے لکہی لکہائی کتاب نازل ہونے کے لیے کفار کی طرف سے جو فرمایش کی گئی تہی اُسکا جواب سورۂ انعام کے ایک مقام مین اسطرح دیا گیا ہے - وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○ ترجمہ - اور اے پیغمبر اگر ہم کاغذ پر لکہی لکہائی کتاب بہی تمپر اُتارتے اور یہ لوگ اُسکو اپنے ہاتہون سے چہو بہی لیتے تاہم جو لوگ منکر ہین یہی کہتے کہ یہ تو اور کچہہ نہین بس صریح جادو ہے -

اس آیت مین بہی پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کو اطمینان دلایا گیا ہے کہ یہ لوگ جو فرمایش کیا کرتے ہین انکا مقصود اپنی فرمایشون کی پورے ہونے پر حق کو قبول کرنا نہین ہے انکی فرمایش تو صرف لکہی لکہائی کتاب دیکہنے کی ہے اگر ایسی کتاب دیکہہ بہی لین اور نظر بندی

کا شبہہ رفع ہونے کے لیے اسکو لمس بہی کرین یعنی قوت باصرہ و قوت لامسہ دونو سے اسکی حقیقت کو دریافت کرلین تو اُسوقت بہی یہی کہینگے کہ یہ بہی ایک جادو ہے۔ اسلئے ان کے دلون کی حالت سے بخوبی واقف ہے انکی غرض تو صرف شرارت کرنی اور شبہات پیدا کرکے لوگون کو راہ راست سے بہکانا ہے۔ انکی مخالفت تمہارے ساتہ اس درجہ بڑہی ہوی ہے کہ جب کبہی قرآن کی کوئی آیت نازل ہوتی ہے اور اس مین رسول کی تصدیق کی جاتی ہے تو یہ ازراہ عناد کہہ بیٹہتے ہین کہ ہم ہی رسول ہوجاوین تو اُسوقت مانین گے چنانچہ سورہ انعام ہی کے ایک مقام مین اسطرح ارشاد ہوا ہے۔ وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ۘ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ○ ترجمہ۔ اور جب انکے پاس کوئی آیت قرآنی آتی ہے تو کہتے ہین جیسی نبوت پیغمبران خدا کو دیگئی ہے جبتک اسی طرح کی نبوت ہمکو نہ دیجاویے ہم تو ایمان لانیوالے ہین نہین۔ سو خدا جس جگہہ اپنی پیغمبری کی امانت سپرد کرتا ہے وہ اس جگہہ کے محفوظ اور قابل اطمینان ہونے کو بہی خوب جانتا ہے۔ جو لوگ جرم خودپسندی کے مرتکب ہین عنقریب انکو انکی فتنہ انگیزیون کے بدلے خدا کے ہان چلکر ذلت اور بڑی سخت مار پہونچنے والی ہے۔

ان آیات مین بہی منکرین کا قبول حق کے لیے خود رسالت کے متمنی ہونا بیان کرکے یہ ارشاد ہوا ہے کہ خدا کو بخوبی معلوم ہے کہ کون شخص عہدۂ جلیلہ نبوت کے لائق ہے اور

کون لائق نہین ہے۔ نالائق لوگ بوجہ خود پسندی اپنے کفر و انکار کی برائی کو چھپانے کے لیے ایسی بیجا آئندہ وجوظاہر کرتے ہین اس سے انکا مقصود فتنہ انگیزی ہے جسکی سزا مین یہ بالضرور خدا کے ہان چلکر نہایت ذلت کے عذاب مین مبتلا ہونگے۔

آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منکرین ومخالفین کی ان متعدد فرمایشون سے منجملہ ایک فرمایش یہی قبول نہ کرنیکی نہایت معقول وجہ سورہ مومنون کے ایک مقام مین اس طرح بیان کی گئی ہے۔ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ أَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ ۚ بَلْ أَتَيْنَاهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُعْرِضُونَ ○ أَمْ تَسْأَلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ○ وَإِنَّكَ لَتَدْعُوهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ○ وَإِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنَاكِبُونَ

ترجمہ۔ اور اگر حق انکی خواہشون کے مطابق ہوا کرتا تو آسمان و زمین اور جو کچھہ ان مین ہے ان سبکا انتظام کبھی کا درہم برہم ہوگیا ہوتا۔ بلکہ حقیقت الحال تو یہ ہے کہ ہم نے انکو انہی کے حالات لاکر سنائے اب یہ اپنے حالات کے سننے سے گریز کرتے ہین۔ یا ای پیغمبر تم ان سے تبلیغ رسالت کی کچھہ اُجرت مانگتے ہو تو تمہارے پروردگار کی دین انکی اُجرتون سے کہین بہتر ہے اور خدا سب روزی دینے والون سے بہتر روزی دینے والا ہے۔ اور ای پیغمبر تم انکو سیدھے رستے کی طرف بلاتے ہو۔ اور جن لوگونکو آخرت کا یقین نہین وہی سیدھے رستے سے ہٹے ہوے ہین۔

ان آیات مین یہ ارشاد ہوا ہے کہ لوگون کو حق کی پیروی کرنی چاہیے نہ کہ اسکی بالعکس

معاملہ ہو۔ یہ چاہتے ہین کہ آج رسول فلان کام کر دکھائین اور کل انکی کوئی فرمایش پوری کر دین یہ تو غیر ممکن ہے کیونکہ رسول تو خدا کی طرف سے انکی ہدایت پر مامور ہین اور اگر خدای تعالی انکی خواہشات کا تابع ہو جاوے تو اسکا خلاق و محافظ اور نگہبان عالم ہونا باطل ہو جاویگا اور آسمان و زمین کا سارا انتظام بگڑ جاویگا۔ اسکے بعد اللہ جل شانہ اپنے رسول سے فرماتا ہے کہ ان مفسدونکی شرارت کی اصل وجہ یہ ہے کہ ہم نے تمہارے ذریعہ سے انکے عیوب کو ظاہر کر کے انکو نصیحت کی اور قاعدہ ہے کہ انسان کو حق بات تلخ معلوم ہوتی ہے پس یہ لوگ اپنے عیوب کو سننے سے گریز کرتے ہین اور اس لیے اقسام کے حیلے نکال کہنے کرتے ہین حالانکہ جب تم اس نصیحت کا کوئی معاوضہ انسے طلب نہین کرتے ہو اور اپنی روزی کے لیے تمہارا توکل اللہ پر ہے اور محض انہی کے دربارے تم پر کے امیدوار ہو تو انکو لازم تھا کہ تمہاری نصیحت کو مان لیتے خیر انکے انکار سے آزردہ خاطر نہ ہو خود اللہ گواہی دیتا ہے کہ تم جس رستے پر انکو بلاتے ہو وہ بالکل سیدھا رستہ ہے اور اس مین کسی نقص کا خوف و خطر نہین ہے۔ اور چونکہ ان لوگون کو سرے سے آخرت پر ایمان ہی نہین ہے اسلیے انہون نے سیدھے رستے کو چھوڑ کر گمراہی اختیار کی ہے جس سے انہین کی ہلاکت ہوگی اور تمہارا کوئی نقصان نہین ہوگا۔

چونکہ اسی قسم کے دلائل و براہین سے مشرکین اور کفار کی ذلت روز افزون ہو رہی تھی انہون نے اس رسوائی کو دفع کرنے کی غرض سے یہ کہنا شروع کیا کہ کیا ہم ایک مجنون شاعر کے کہنے پر اپنے معبودون کو چھوڑ بیٹھین چنانچہ اس قول کو نقل کر کے سورۂ

والصافات مین اسکا جواب اس طرح دیا گیا وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُوا آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ ○ بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ ○ إِنَّكُمْ لَذَائِقُوا الْعَذَابِ الْأَلِيمِ ○ وَمَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ○ ترجمہ۔ اور اے پیغمبر تمہارے زمانہ کے منکر کہتے ہین کہ بہلا کہین ہم اپنے معبودونکو ایک باؤلے شاعر کے کہنے سے چھوڑے دیتے ہین سو پیغمبر نہ باؤلے ہین اور نہ شاعر ہین بلکہ خدا کے ہان سے دین حق لیکر آئے ہین اور اگلے پیغمبرون کی تصدیق کرتے ہین۔ تم انکو نہین مانوگے تو ضرور عذاب دردناک کے مزے چکہوگے اور جیسے جیسے عمل کرتے رہے ہو اُنہی کا بدلہ پاؤگے۔

کفار نے آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کو شاعر اور مجنون بتلاکر یہہ جو کہا کہ ایسے شخص کی بات سے ہم اپنے معبودون کو چہوڑکر اپنا دین کیون خراب کرلین اسکا جواب ان آیات مین یہہ دیا گیا ہے کہ پیغمبر نہ تو مجنون ہین اور نہ شاعر کیونکہ مجنون آدمی کی حالت تو ہر لحظہ متغیر ہوتی رہتی ہے کبہی کچہہ کہتا ہے اور کبہی کچہہ اور شاعر تو اکثر خیالی پلاؤ پکایا کرتے ہین۔ پیغمبر تو تم سبکو ایک ہی بات یعنی خدا کی طرف بلاتے ہین جو تمہارا پروردگار ہے اور تم لوگون نے اسکے سوا جو معبود ٹھہرا رکہے ہین اُسکو غلط اور تمہاری ہلاکت کا موجب بتلاکر جو بات اگلے انبیاء نے بہی کہی تہی اُسکی تعلیم کرتے ہین جس سے ان انبیا کی بہی تصدیق ہوتی ہے پہر ایسے شخص کی نسبت تمہارا یہہ الزام کہ شاعر مجنون ہے کیونکر صحیح ہوگا بلکہ اس تمہارے کفر و بہتان کی سزا مین تم ہی کو ایک نہایت دردناک عذاب کا مزہ چکہنا ہوگا کیونکہ آدمی

جو کچھ عمل کریگا اُسی کے موافق بدلہ پاویگا۔

گندم از گندم بروید جو زجو		از مکافات عمل غافل مشو	

اس اعتراض سے چونکہ لوگون کے دلون مین یہ غلط خیال پیدا ہونیکا اندیشہ تہا کہ قرآن کو خود پیغمبر اپنی طرف سے بنا لیا کرتے ہین اسلیے اسکی تردید قرآن مین جابجا کیگئی ہے چنانچہ سورہ عنکبوت کے ایک مقام مین ارشاد ہوا ہے۔ وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ○ یعنی ای پیغمبر قرآن سے پہلے نہ تو تم کوی کتاب ہی پڑہتے پڑہاتے تہے اور نہ تم کو اپنے ہاتہہ سے لکہنا ہی آتا تہا اگر ایسا ہوتا تو یہ بیدین خواہی نخواہی شبہہ کرتے کہ تم اگلی کتابون کو پڑہ پڑہا کر انہین کے مضامین کو اپنی زبان مین کچہہ تغیر و تبدل کے ساتہہ بیان کر رہے ہو۔ گو اس شبہہ کو دفع کرنیکے لیے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا امی ہونا قرآن مجید کے متعدد مقامات مین بیان ہوا ہے اور اسی زمانہ کے کفار کا اسکی تردید نہ کرنا اس امر کے واقعی ہونیکی ایک دلیل بین ہے لیکن اسپر بہی مخالفین نے اس شبہہ کو ظاہر کردینے مین تامل نہین کیا اور بلا دلیل یہہ کہہ بیٹہے کہ پیغمبر خود قرآن کو بنا لیا کرتے ہین اور خدا کی طرف سے اسکے نازل ہونیکا جو دعوی کیا جاتا ہے وہ غلط ہے اسکا نہایت ہی معقول جواب سورہ یونس کے ایک مقام مین اس طرح دیا گیا ہے۔ وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ

مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ۔ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ○ **ترجمہ** ۔ اور یہ قرآن اس قسم کی کتاب نہین ہے کہ خدا کے سوا اسکو کوئی اپنی طرف سے بنا لاسے بلکہ جو کتابین اسکے زمانہ نزول سے پہلے موجود ہین یہ قرآن پروردگار عالم کیطرف سے انکی تصدیق ہے اور ان ہی کتابون کے احکام کی تفصیل ہے اور اُسکے کتاب آسمانی ہونے مین کچھہ شک نہین ۔ کیا یہ لوگ قرآن کی نسبت کہتے ہین کہ اسکو خود پیغمبر نے بنا لیا ہے تو ای پیغمبر تم اُنسے کہو کہ اگر تم اپنے دعوے مین سچے ہو اور جیسا تم کہتے ہو مین اسکے بنا لینے پر قادر ہون تو تم بھی اہل زبان ہو ایسی ہی ایک سورة تم بھی بنا لاؤ اور خدا کے سوا جس جس کو تم سے بلا سکے بن پڑے اپنی مدد کے لیے بلا لو سو یہ لوگ اس بلا سے گریز کرنے لگے اس چیز کو جھٹلانے جسکے سمجھنے پر ان کو دسترس نہ ہوا اور ابھی تک اسکی تصدیق کا موقع ہی انکو پیش نہین آیا اسی طرح ان لوگون نے بھی جھٹلایا تھا جو ان سے پہلے ہو گزرے ہین تو ای پیغمبر ان ظالمون کا کیسا برا انجام ہوا ۔

ان آیات مین پہلے یہ بیان ہوا ہے کہ قرآن کی نسبت سوا خدا کے کسی انسان کی طرف ہو نہین سکتی کیونکہ اسمین تو وہی باتین بیان کیگئی ہین جو پہلی کتب آسمانی مین موجود ہین بلکہ ان مین اگر اجمال تھا تو اس مین تفصیل ہے جو اللہ جل شانہ نے اپنی مہربانی سے لوگون کے لیے کر دی ہے ۔ اگر منکرین کو اسپر بھی شبہہ ہو تو ایک دوسرا طریق اسکی سچائی دریافت

کرنیکا یہہ ہے کہ پیغمبر تو اکیلا ایک طرف ہین لکھے پڑھے بھی نہین تم انکے مقابلہ پر لکھے
پڑھے لوگون کی ایک بڑی جماعت کو فراہم کرلو اور اس جماعت کی تائید کے لیے جہانتک
ہوسکے اور لوگون کو بھی پیدا کرو اور سب ملکر یہہ کوشش کرو کہ قرآن کی متعدد سورتون مین
سے کسی ایک سورۃ ہی کے مطابق اپنی طرف سے ایک دوسری سورۃ بناکر پیش کرین ۔
اگر یہہ تم سے ہوسکے تو تم سچے اور پیغمبر پر تمہارا الزام صحیح کیونکہ دنیا مین کوئی شاعر یا کوئی مصنف
نہین گزرا ہے جسکے مختلف کلام کے ایک جزو کا مقابلہ بھی باوجود اسکی تحدی کے اس سے
زیادہ علم والے ہزارہا آدمی اتفاق کرکے کامیابی کے ساتھہ نہ کرنا کیا معنی بلکہ اُسی کے
پایہ کے ایک دو شخص نے نہ کیا ہو اسکے بعد ارشاد ہوا ہے کہ یہ لوگ تو اس سے عاجز
ہین کیونکہ مخلوق سے خالق کے کلام کا مقابلہ کیونکر ہوسکتا لیکن باوجود اسکے انکا انکار اسوجہ
سے ہے کہ جو باتین مرگ کے بعد کے حالات اور ابتدای آفرینش عالم سے متعلق قرآن مین
بیان ہوی ہین وہ انکی سمجھہ سے باہر ہین اور ان لوگون نے بعوض اسکے کہ اپنے قصور فہم کا
اعتراف کرین اور خدا کے کلام پر ایمان لاوین سرے سے اسکا انکار کیا یہ انکی سخت غلطی
ہے کیونکہ جس چیز کی حقیقت انکو مرنے کے بعد معلوم ہوگی وہ اسکے قبل کسطرح معلوم ہوسکتی
ہے ۔ یہہ محض اللہ کا فضل ہے کہ اسنے انسان کو آگاہ کردینے کے لیے انبیا بھیجے
اور انکی معرفت ان امور کو بیان فرمادیا تاکہ لوگ ہوشیار ہوجاین ۔ آخر مین آنحضرت علیہ الصلوۃ
والسلام کو اسطرح تسلی دی گئی ہے کہ اگلے انبیا کو بھی اُس اُس وقت کے لوگون نے جھٹلایا
اور مکذبین انبیا کی ہر ہر زمانہ مین جو گت ہوی اُس سے عقلمند لوگ عبرت حاصل کرتے ہین

اور جن بیوقوفون کا طرزِ عمل اسکے خلاف ہے انکا انجام بھی بُرا ہونیوالا ہے ۔

جب مخالفین اس کلام کے معارضہ سے عاجز آگیے اور بڑے بڑے فصحانے مان لیا کہ واقعی یہ کلام خدا کا ہے تو اس دلیل سے بھی لوگون کو اسپر ایمان لانے اور رسول کی تصدیق کرنیکے لیے کہا جاتا تھا لیکن مخالفین سے باوجود اقرار عجز یہ بھی ایک عذر پیش کیا کہ ہمین اپنے باپ دادون کے طریقہ کی پیروی کافی ہے نیا دین اختیار کرنیکی ضرورت نہین۔ اسکا ذکر سورۂ مائدہ کے ایک مقام مین اسطرح آیا ہے ۔ وَاِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۝ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ ترجمہ ۔ اور جب ان لوگون سے کہا جاتا ہے کہ جو قرآن اللہ نے اُتارا ہے اسکی اور رسول خدا کی طرف چلو اور وہ جو حکم دین سو مانو تو اسکے جواب مین کہتے کیا ہین کہ جس طریقے پر ہم نے اپنے باپ دادون کو پایا ہے وہی طریقہ ہمارے لیے بس کرتا ہے ۔ کیا یہ لوگ اسی بُرائی کا لکیر کے فقیر بنین گے اگرچہ ان کے باپ دادے کچھ نہ جانتے اور نہ راہ راست پر رہے ہون ۔ مسلمانو تم اپنی خبر رکھو جب تم راہ راست پر ہو تو کوئی بھی گمراہ ہوا کرے اُسکا گمراہ ہونا تم کو کچھ نقصان نہین پہونچا سکتا تم سب کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے جب اُس پاس جاوٴگے تو جو کچھ دنیا مین کرتے رہے ہو اسکا نیک و بد تمکو بتا دیگا ۔

ان آیات مین یہ بیان ہوا ہے کہ جب مومنین کی طرف سے مشرکین کو اللہ و رسول کی اطاعت کی ترغیب دی جاتی تہی تو وہ یہ عذر پیش کیا کرتے تہے کہ ہمارے باپ دادون کا طریقہ ہمین کافی ہے ہم کیون ایک نیا دین اختیار کرین اسکی نسبت ارشاد ہوا ہے کہ یہہ انکا عذر نہایت نامعقول ہے کیونکہ اگر کسی کے باپ دادے جاہل اور بیوقوف ہون تو کیا جہالت اور بیوقوفی مین بہی انکی تقلید کیجاویگی ۔ لوگ تو دنیا کے ناپایدار معاملات مین باپ دادونکی تقلید نہین کیا کرتے ہین اگر کسی کے باپ دادون کو دنیا پیدا کرنیکا طریقہ نہ معلوم تہا یا انکی طرز معاشرت وحشیانہ اور غیر مہذب تہی تو انکی اولاد انکے عیوب کو دریافت کرنیکے بعد اپنی طرز زندگی ہی کو بدل دیتی ہے اور بے سمجہی و لاعلمی کا الزام انپر عائد کرنے مین کوتاہی نہین کرتی تو پہر دین مین کیون انکی تقلید ضروری خیال کیجاتی ہے ۔ اصل یہہ ہے کہ منکرین کے یہ حیلے ہی حیلے ہین اور انکا مقصود اپنی غلط بات پر جمے رہنا ہے خیر مومنین کا کام صرف انکو نصیحت کر دینا ہے اگر نہ مانین تو انکے برے عقائد و اعمال کا اثر نصیحت کرنیوالون پر نہین پڑیگا مومنین کو چاہیئے کہ اپنے عقائد و اعمال کو درست رکہین کیونکہ سب کو اللہ کے پاس جانا ہے پہر تو وہان معلوم ہو جاویگا کہ کون راہ راست پر تہا اور کون بے راہ ۔

اس معقول رد کا جواب مشرکین سے بن نہ پڑا تو لگے اپنے اعمال کو خدا کی طرف منسوب کرنے اور یہ کہنے کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادے سب ہدایت پر ہو جاتے اور شرک نہ کرتے چونکہ وہی ان افعال کو ہم سے کراتا ہے ہم کیونکر ملزم قرار

وسیے جا سکتے ہین - اسکی تردید سورۂ انعام کے ایک مقام مین اس طرح کیگئی ہے -

سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِن شَيْءٍ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا ۗ قُلْ هَلْ عِندَكُم مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا ۖ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ ۝ قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۖ فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ۝ ترجمہ - مشرکین سے کچھ بعید نہین کہ یہ حجت پیش کرین کہ اگر خدا چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا ایسا کرتے اور نہ ہم کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کرتے - اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے ہوگزرے ہین پیغمبرون کو جھٹلاتے رہے یہانتک کہ آخرکار ہمارے عذاب کا مزہ پا چکیا - اے پیغمبر ان لوگون سے پوچھو کہ آیا تمہارے پاس کوئی علمی سند بھی ہے - اگر ہے تو اسکو ہمارے دکھانے کے لیے نکالو اور پیش کرو - سند تو تمہارے پاس کچھ ہے نہین نرے واہمون پر چلتے اور نری اٹکلین ہی دوڑاتے ہو - اے پیغمبر ان سے کہو کہ تم ہارے اور اللہ کی حجت زبردست ٹھہری - پھر اگر وہ چاہتا تو تم سب کو دین حق کا رستہ دکھا دیتا -

مین اس مقام پر مولانا نذیر احمد صاحب نے جو فائدہ لکھا ہے اسکو نقل کر دیتا ہون

"کفار مکہ جب دلیل سے عاجز آتے تو مشیت الٰہی کی بحث نکال کھڑی کرتے لیکن وہ مرضی اور مشیت مین فرق نہین کرتے - خدا نے اس آیت مین مرضی اور مشیت کا فرق نہایت عمدہ طور پر دکھایا ہے کہ جو خدا کی مرضی تھی وہ پیغمبرون کے ذریعے سے ظاہر کر دیگئی

اور لوگون کو اختیار دیا گیا کہ نیک راہ اختیار کرین یا بُری راہ چلین۔ بعضون نے پیغمبرونکو جھٹلایا اور دیدہ و دانستہ بُری راہ اختیار کی تو وہ ملزم ٹھہرے اور خدا کی حجت اُنپر تمام ہوئی مشیت الٰہی سے اور اس سے کچھ تعلق نہین مشیت الٰہی بالکل دوسری چیز ہے۔ اس مین شک نہین کہ خدا چاہتا تو سب راہ راست پر چلتے مگر اوسنے یہہ چاہا کہ لوگ اپنے ارادے سے راہ راست اختیار کرین تو لوگون کے افعال سے مشیت الٰہی متعلق نہین ہے بلکہ اُنکی اپنی مشیت متعلق ہے یعنی مشیت الٰہی یہی تھی کہ لوگ اپنی مشیت سے بُرا یا بھلا کرین۔ اس فائدہ سے ظاہر ہے کہ اللہ جل شانہ کو لوگون کے گمراہ ہونے یا ہدایت پانیکا علم اُنکی خلقت سے پہلے ہونا اور اُسکی مشیت مین یہ امر مقدر ہونا اس بات کی دلیل نہین ہوسکتا کہ اللہ ہدایت اور گمراہی ہر دو سے راضی ہے۔ انسان مین برائی اور بھلائی کے درمیان تمیز کرنے کا مادہ موجود ہے اور جو کام وہ کرتا ہے اپنے ارادہ اور اختیار سے کرتا ہے اسی وجہ سے وہ اپنے اعمال کے بموجب ثواب و عقاب کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

جبکہ مشرکین اور کفار کے ہر ایک اعتراض اور شبہہ کا تشفی بخش جواب نہایت وضاحت کے ساتھہ دیا جاتا تھا اور انصاف پسند لوگ اس سے متاثر ہونے لگے تھے تو مخالفین نے ایک اور تجویز سوچی اور یہہ کہنا شروع کیا کہ اس قرآن کو سنو ہی مت اور جہان پیغمبر اسکو سنانے لگین تو تم درمیان مین غل مچانے لگو تاکہ اس تدبیر سے تمکو ظاہری غلبہ نصیب ہوجاوے۔ اسکا ذکر سورہ حم السجدہ کے ایک مقام مین اسطرح ہے۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ○ فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

عَذَابًا شَدِيْدًا وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝

ترجمہ۔ اور جو لوگ منکر ہین وہ ایک دوسرے سے کہا کرتے ہین کہ اس قرآن کو سنو ہی مت اور سنانے لگین تو اسکے بیچ بیچ مین غل مچایا کرو شاید اس تدبیر سے تم مسلمانون سے بازی لیجاؤ تو جو لوگ دین اسلام کے منکر ہین ہم انکو ضرور عذاب سخت کا مزہ چکہایا کرینگے اور ضرور انکو ان بدترین اعمال کا بدلہ دینگے۔ یہ دوزخ ہی دشمنان خدا یعنی کافرون کا بدلہ ہے کہ وہ جو ہماری آیتون سے انکار کیا کرتے تھے اسکی سزا مین انکو ہمیشہ کے لیے دوزخ مین گہر ملا۔

ان آیات مین کفار کی اور ناشائستہ حرکات کے منجملہ جو وہ دین حق کے مٹانیکی غرض سے کیا کرتے تھے ایک حرکت کو بیان فرماکر اللہ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے کہ جیسا انکے اور افعال سے دین کو ضرر نہین پہونچا ہے اسیطرح اس سے بھی کچھہ نقصان نہین ہوگا بلکہ اللہ جل شانہ دنیا مین انہین کو نیچا دکھاویگا اور آخرت مین تو انکے لیے نہایت دردناک عذاب یعنی ہمیشہ رہنے کے لیے آگ کا گہر تیار ہے۔

فائدہ۔ اس مقام مین اللہ جل شانہ نے ابطال حق کی کوشش کو بدترین اعمال فرمایا ہے۔ کیونکہ اس فعل کا برا اثر ایک دو آدمی پر نہین بلکہ جماعتون پر پڑتا ہے اس سے وہ لوگ خوف کرین جو حق کے خلاف مین اُٹھہ کہڑے ہوتے ہین اور قرآن مجید کا معارضہ لوگون کے غلط سلط اقوال سے کرکے عوام کو راہ راست سے بہکاتے ہین اور یہہ نہین سوچتے

کہ خدا کو کیا جواب دینگے۔

مشرکین کے علاوہ اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ بہی تعصب اور حسد سے آنحضرت علیہ الصلوۃ و السلام کی مخالفت کر رہے تہے چنانچہ قرآن مین جا بجا ان لوگون کی مذمت اس وجہ سے کیگئی ہے کہ انہون نے باوجود پیغمبر کی سچائی کو اپنی ہی کتابون سے بخوبی جان لینے کے آپ کی تصدیق نہین کی بلکہ عداوت سے مشرکین کو مسلمانون پر ترجیح دیکر یہہ کہنے لگے کہ هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا یعنی مسلمانون سے توان ہی لوگون کا طریقہ ٹہیک ہے حالانکہ آنحضرت علیہ الصلوۃ و السلام خدای واحد کی عبادت کا حکم فرماتے تہے موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کی نبوت کی تصدیق کر رہے تہے اور جو دین اگلے انبیاء کا تہا اُسیکو قائم رکہہ کر صرف لوگون کی پیدا کی ہوی خرابیون کو دور فرمانا چاہتے تہے چنانچہ اہل کتاب کی ناراضی کی وجہ سورہ بقر مین اس طرح بیان ہوی ہے۔ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۚ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۚ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ○ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ۚ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ ترجمہ۔ اور ای پیغمبر نہ تو یہودہی تم سے کبہی رضامند ہونگے اور نہ نصاریٰ ہی تمسے راضی ہونگے تاوقتیکہ تم انہی کی روش اختیار نہ کرو۔ ای پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ اللہ کی ہدایت وہی اصل ہدایت ہے اور ای پیغمبر اگر تم اسکے بعد کہ تمہارے پاس علم یعنی قرآن آچکا ہے انکی

خواہشون پر چلے تو پھر تمکو خدا کے غضب سے بچانیوالا نہ کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار ہوگا۔ جن لوگون کو ہم نے قرآن دیا ہے وہ اسکو پڑھتے رہتے ہین جیسا اسکے پڑھنے کا حق ہے اور یہی اسپر ایمان بھی لاتے ہین اور جو اس سے انکار کرتے ہین تو وہی لوگ گھاٹے مین ہین۔

ان آیات مین آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کو یہ سمجھایا گیا ہے کہ یہود و نصاریٰ تمہاری تصدیق محض تعصب اور نفسانیت سے نہین کرتے ہین کیونکہ اگر یہ تمہاری بات مان لیتے تو انکے مشائخین و علماے دین مین جو کچھ فساد پیدا کر دیا ہے اسکا اعتراف ہو جاتا ہے اور یہ انکے نفس پر نہایت شاق گذرتا ہے چنانچہ اپنے علما و مشائخ کی قلعی نہ کھلنے کی غرض سے یہ لوگ تمکو بھی اپنے باطل خیالات کے پیرو کرلینا چاہتے ہین تم ان سے کہدو کہ جو راہ اللہ کی بتائی ہوئی ہے خواہ قرآن مین ہو یا انجیل و توریت مین وہی سیدھا راہ ہے اور مین اسی پر ہون اور تم لوگون نے اپنی نفسانی خواہشون سے دین حق کو جو بگاڑ دیا ہے مین تو ہرگز اسکا تابع ہونیوالا نہین خاصۃً جبکہ مجھکو اللہ نے اپنے فضل سے ان باتونکی خبر دیدی ہے اور اگر مین ایسا کرون تو خدا کی رحمت و نصرت کے عوض اسکے غضب کا مستحق ہو جاؤنگا۔ اسکے بعد ارشاد ہوا ہے کہ ای پیغمبر تم ان لوگون کی ناراضی کا خیال مت کرو نہین اہل کتاب مین ایسے بھی لوگ موجود ہین جو اس قرآن کو نہایت غور کے ساتھ پڑھکر اسپر ایمان لا چکے ہین اور جو لوگ انکار کرتے ہین وہ تمہارا کچھ بگاڑ نہین سکتے بلکہ آپ اپنا نقصان کر رہے ہین۔

چنانچہ اہل کتاب کو انکی غلطی سے آگاہ کر کے انکو قائل کرنیکے لیے سورہ مائدہ کی ایک مقام مین پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کو انپر یہہ سوال کرنیکی تعلیم کیگئی ہے۔ قُلْ يَآ اَهْلَ الْكِتَابِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ○ ترجمہ۔ اے پیغمبر ان سے کہو کہ اے اہل کتاب تم نے کیا عیب پاتے ہو ہمین سوا کہ ہم اللہ پر اور جو قرآن ہماری طرف اترا ہے اسپر اور جو کتابین اس سے پہلے اتر چکی ہے اسپر ایمان لے آئے ہین اور یہہ کہ تم مین اکثر نافرمان ہین۔

اس آیت مین پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کو اہل کتاب پر ایک ایسا متین سوال کرنیکا حکم ہوا ہے جسکا کوئی جواب مخالف سے بن ہی نہین سکتا اور سامعین کو اسکی غلطی کا یقین کامل ہو جاتا ہے۔ یعنی اہل کتاب سے یہہ پوچھا گیا ہے کہ تم جو ہمکو برا کہتے ہو بھلا ہمارا عیب تو بتلا دو اگر یہی عیب ہے کہ ہم اللہ پر اور اسکی کتابون پر ایمان لائے ہین اور اسکے فرمانبردار ہو گئے ہین اور تمہاری نظرون مین ہم اسلیے برے ہین کہ تمہاری مانند اللہ کی نافرمانی نہین کرتے تو خیر اس عیب پر ہزار ہزار قربان ہین اور اس معاملہ مین سوا کور باطنون کے جمیع اہل انصاف ہماری ہی طرفداری کرینگے۔

مشرکین اور اہل کتاب کی ان مخالفتون کی وجہ سے آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کی ہمت پست نہ ہونے اور آپکا حوصلہ بلند کرنے کے لیے اللہ جل شانہ نے قرآن مجید کے متعدد مقامات مین آپکی تسلی فرمائی اور یہہ وعدہ فرمایا کہ مفسدون کے فساد اور حاسدون کے حسد سے آپکو کوئی ضرر نہین پہونچیگا آپ چونکہ خدا کے پیغمبر ہین وہی آپکا حافظ و نگہبان ہے آپ اپنی

نوبت بلاکم وکاست ادا کرتے چلے جایئے آخر ملکر آپ ہی کو فتح ونصرت ہوگی او اللہ جل شانہ کا کلمہ بلند ہو کر رہیگا۔ چنانچہ سورہ مائدہ کے ایک مقام مین اسطرح ارشاد ہوا ہے

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ۚ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ○ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ حَتَّىٰ تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ ۗ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۖ فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ○ ترجمہ۔ ای پیغمبر جو احکام تمپر تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل ہوے ہین بلاکم وکاست لوگون کو پہونچا دو اور اگر تمنے ایسا نہ کیا تو سمجھا جائیگا کہ تمنے خدا کا کوئی پیغام ہی لوگون کو نہین پہونچایا اور اللہ تمکو لوگون کی شر سے محفوظ رکھیگا کیونکہ اللہ کافرون کو ایسا رستہ ہی نہین دکہائیگا کہ تمپر دست درازی کرسکین۔ ای پیغمبر یہود ونصاری سے کہو کہ ای اہل کتاب جبتک تم توریت اور انجیل اور ان صحیفون کو جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تمپر نازل ہوے ہین قائم نہ رکھوگے تو دین سے تمکو کچھ بہرہ نہین اور ای پیغمبر چونکہ یہ لوگ تم سے حسد رکھتے ہین تو یہ قرآن جو تمپر تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے ان مین سے بہتیرون کی سرکشی اور کفر کے زیادہ ہونیکا ضرور باعث ہوگا تو ان لوگون کے حال پر جو کافر ہین مطلق افسوس نہ کرو۔

ان آیات مین پہلے آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کو خدا کے احکام بے کم وکاست اور بلا رو رعایت پہونچا دینے کا حکم ہوا ہے اور ساتھ ہی اس بات سے آگاہ

کر دیا گیا ہے کہ اگر ایسا نہ کیا جائے تو ساری محنت برباد ہو جاویگی اور حق رسالت بالکل ادا
نہ ہوگا - باقی رہا یہ امر کہ لوگون کے خوف سے کوئی قصور واقع ہو چونکہ یہ انسانی فطرت کا
اقتضا ہے اسلیے ہم مطمئن کیے دیتے ہین کہ ہم بذات خود تمہارے حافظ و نگہبان
رہینگے اور شریر لوگ تمہین کوئی ضرر نہین پہونچا سکین گے جس سے دین کی اشاعت مین
کسی طرح کا خلل واقع ہو جائے کیونکہ کافرون کو ہم حق پر غالب آنیکی راہ ہرگز نہین بتلادینگے
بلکہ دین کی مخالفت مین ان سے جو فعل ہوگا وہ انہین کے نقصان اور ہلاکت کا باعث ہوگا
اسکے بعد ارشاد ہوا ہے کہ اے پیغمبر تم یہود و نصاریٰ سے بالاعلان کہدو کہ تم لوگ
دین سے ہرگز بہرہ نہین ہو سکتے تا وقتیکہ اپنی کتابون کے موافق اپنے اعمال کو درست
نہ کرلو اور جب تم لوگ یہ طریقہ اختیار کروگے تو بیشک ضرور میری تصدیق کرنے لگوگے
آخر مین پیغمبر سے کہا کہ نزول قرآن کی وجہ سے اکثر لوگ حسد مین مبتلا ہوگئے ہین اور انکی
سرکشی اور کفر کی ترقی کا اصلی سبب یہی ہے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کو نصیحت کی گئی ہے
کہ ایسی حالت مین تمہارا انپر افسوس کرنا بالکل بیہودہ ہے اور اس سے بجز تمہارے دل
کو رنج ہونیکے کوئی مفید نتیجہ نکل نہین سکتا -

فائدہ - اس مقام سے یہ صاف اور ثابت ہوگیا کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام
نے دین کی کوئی بات کسی سے مخفی نہین رکھی بلکہ جو کچھ خدا کا حکم ہوتا اسکو بلا کم و کاست سب
بیان کر دیتے تھے اور مخلوق کا خوف و لحاظ نہین فرماتے تھے - یہہ بھی بصراحت
معلوم ہو گیا کہ اہل کتاب اپنی کتابون کے قائم نہ رکھنے یعنی انپر عمل نہ کرنیکی وجہ سے

دین سے بے بہرہ ہونیکا الزام لگایا گیا ہے۔ اس سے ہم مسلمانون کو پند پذیر ہو کر اپنی کتاب یعنی قرآن مجید پر قائم ہونا چاہیے ورنہ یہی الزام ہم پر بہی عائد ہوگا۔

قرآن مجید مین آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کو جابجا جو تسکین دیگئی ہے اور کفار و مشرکین کا برسر غلط ہونا اور آپکی جانب حق کا ہونا بیان کر کے اپنے فرائض منصبی کو بلا خوف وخطر ادا کرنیکے لیے جو حکم ہوا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ منکرین کے انکار اور مکذبین کی تکذیب سے آپ سخت متفکر ہوتے تھے اور آپکے دل مین یہ تمنا ہوتی تھی کہ سب کے سب حق بات کو قبول کرلین تاکہ آپس مین کوئی نزاع نہ رہے اور اس غرض کے جلد حاصل ہوجانے کے لیے آپ وعظ و نصیحت مین سخت مشقت اُٹھایا کرتے تھے اور آپکو کفار و مشرکین کے فرمائشی معجزون کے متعلق کبہی یہ آرزو بہی ہوا کرتی تھی کہ کاش ان کا وقوع ہوجائے تاکہ لوگ آپ کی تصدیق کرنے لگین۔ چونکہ اس قسم کی تمنا اور آرزو کا پورا ہونا اللہ جل شانہ کے مصالح کے خلاف تہا اپنے پیغمبر کے دل سے ان خدشات کو دفع کرنیکے لیے کہین تو یہ فرمایا۔ طٰهٰ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ○ یعنی ای پیغمبر ہمنے تمپر قرآن اس لیے نازل نہین کیا کہ تم اسکی وجہ سے اسقدر مشقت اٹھاؤ یہ قرآن تو صرف ایک نصیحت ہے اور وہ بہی اُسی کے لیے جو خدا سے ڈرتا ہے۔ اور کہین یہ ارشاد ہوا۔ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ یعنی ای پیغمبر انکی مطلق پروا نہ کرو کیونکہ انکے کفر و انکار کا تمپر کچہ بہی الزام نہین ہان سمجہاتے رہو کہ سمجہانا ایمان والونکو فائدہ بخشتا ہے۔ اور کسی مقام مین یہ فرمایا۔ فَلَعَلَّكَ

بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ○ اِنَّا جَعَلْنَا
مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ○ یعنی ای پیغمبر اگر یہ لوگ
تمہاری اس بات کو نہ مانین تو شاید تم ہارے افسوس کے انکے پیچھے اپنی جان ہلاک کر ڈالو گے
جو کچھہ روی زمین پر ہے ہم نے اسکو روی زمین کی رونق کا موجب بنایا ہے تاکہ ہم لوگونکو
آزمائین کہ ان مین کون اچھے عمل کرتا ہے۔ چنانچہ یہی مضامین سورۂ انعام کی ان آیات
مین بصراحت بیان ہوے ہین قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا
يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ○ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ
مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ○ وَلَا مُبَدِّلَ
لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ○ وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ
اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ
فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ○ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ
الْجٰهِلِيْنَ ○ ای پیغمبر ہم اس بات کو جانتے ہین کہ یہ لوگ جیسی جیسی باتین تم سے
کہتے ہین بیشک تمکو آزردہ کرتے ہین پس تمکو صبر کرنا چاہیے کیونکہ یہ تمکو نہین جھٹلاتے
بلکہ یہہ ظالم حقیقت مین اللہ کی آیتون کا انکار کرتے ہین تو وہ ان سے انتقام لیگا اور تم
سے پہلے بہی رسول جھٹلایے جا چکے ہین تو انہون نے لوگون کے جھٹلانے پر اور انکی
ایذا دہی پر صبر کیا یہانتک کہ ہماری مدد انکے پاس آ پہونچی اور کوئی ہیکڑ سے ہیکڑ بہی خدا کی
باتون کا بدلنے والا نہین۔ اور پیغمبرون کے حالات تو تم کو پہونچ چکے ہین اور اگر انکی سرکشی

تمپر گران گزرتی ہے اور تم سے ہو سکے کہ زمین کے اندر اندر کوئی سرنگ تلاش کرو یا آسمان مین کوئی سیڑہی لگی ہوئی ہو وہان پہونچ جاؤ اور ان تدبیرون سے کوئی فرمایشی معجزہ ان کو لا دکہلاؤ تو ایسی سعی کر دیکہو مگر اس سے کچہ ہوتا ہواتا نہین اور اگر اللہ کو منظور ہوتا تو ان سبکو راہ راست پر متفق کر دیتا تو دیکہو تم کہین نادانون مین نہ شامل ہو جانا۔

ان آیات مین آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کو خطاب کرکے ارشاد ہوا ہے کہ ہمین معلوم ہے کہ ان ظالمون کے انکار سے تمکو سخت رنج پہونچتا ہے لیکن اسکا انتقام ہم بالضرور ان سے لیکر رہینگے کیونکہ یہ لوگ ہمارے پیغمبر کو جو جہٹلا رہے ہین حقیقت مین ہمکو اور ہماری آیتون کو جہٹلاتے ہین۔ باقی رہا تمہارا رنج اسکو دفع کرنیکی ترکیب یہی ہے کہ تم اگلے انبیاء کے حالات کو یاد کرو جنکے قصص تمکو سنائے جا چکے ہین انکو بھی انکے وقت کے لوگون نے جہٹلایا مگر مکذبین کی تکذیب اور ایذا رسانی پر ہماری مدد کے پہونچنے تک صبر کیے بیٹہے رہے آخرش ہمنے ظالمون کو عذاب مین مبتلا کیا اور اپنے رسولون سے جو وعدے کیے تہے انکو صحیح کر دکہلایا۔ یہی ہماری عادت ہے اسکو کوئی شخص بدل نہین سکتا اور نہ ہمارے کام قبل از وقت ہوا کرتے ہین۔ اگر تمپر ان کفار کا انکار گران گزرتا ہے اور انکو راہ راست پر لانے مین تمہین جلدی ہے تو انکے فرمایشی معجزون کے بتلانے کے لیئے زمین مین کوئی سرنگ لگا کر یا آسمان تک کوئی سیڑہی بنا کر انکی خواہش تم ہی پوری کر دو۔ جب تم سے یہ ہو نہین سکتا ہے تو پہر تمکو چاہیے کہ ہم پر بہروسہ کرکے بیٹہے رہین اور اپنے فرائض منصبی کو ادا کرتے چلے جائین کیونکہ تم جانتے ہو کہ سبکو راہ راست پر لانا تمہارے قابو مین نہین ہے

بلکہ یہ تو ہمارا اختیاری امر ہے ہیں باوجود اس علم کے ایسی بیجا آرزو اور تمنا کو اپنے دل مین جگہہ دیکر مفت مین رنج مول لینا دانائی سے بعید ہے۔

فائدہ۔ گو ان آیات مین آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خطاب ہے لیکن آپ کے اتہہ آپ کے تابعین بہی مقصود ہین کیونکہ ان کو بہی کفار کی ایذا رسانی سے رنج ہوا کرتا تہا اور دین حق کے انکار و کفر سے نہایت تعجب ہوتا تہا کہ کیون سچی اور صحیح بات کی ایسی مخالفت کی جاتی ہے۔ چنانچہ مسلمانون کے دلون مین جو شبہات ہوا کرتے تہے انکو دفع کرنیکے لیے قرآن مین جابجا فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ○ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ کے تاکیدی جملون سے ہدایت کی گئی ہے۔

آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انہین عمدہ خصائل یعنی اپنی بنی نوع کی کمال درجہ مین ہمدردی اور خیر خواہی اور یہ آرزو کہ سبکے سب ہدایت پاکر ابدی ہلاکت سے محفوظ رہین ان امور کو اللہ جل شانہ نے سورہ توبہ کی اس آیت مین بیان فرمایا ہے۔ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ○ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ○ ترجمہ۔ تمہارے پاس تم ہی مین کے ایک رسول آئے ہین تمہاری تکلیف ان پر شاق گذرتی ہے اور انکو تمہاری بہبود کا ہوکا ہے اور مسلمانون پر نہایت درجے شفیق اور مہربان ہین۔ اسپر بہی یہ لوگ سرتابی کرین تو اے پیغمبر ان سے صاف کہہ دو کہ مجہہ کو خدا بس کرتا ہے اسکی ذات کے سوا کوئی معبود نہین اسی پر مین ہر وقت

رکھتا ہون اور عرش جو مخلوقات مین سب سے بڑا ہے اُسکا بھی وہی مالک ہے۔

اس آیت مین اللہ جل شانہ نے عرب کے لوگون پر اپنے احسان کو جتایا ہے کہ تم مین ایک ایسے رسول آئے ہین جنکے حسب نسب کی شرافت اور جنکی صفات صدق و امانت سے تم بخوبی واقف ہو۔ تمہاری تکلیف اُنکو بُری لگتی ہے اور یہ تمہاری بھلائی کے بیحد خواہان ہین اسلیے تمکو ایسی باتین بتلاتے ہین جو دنیا کی ذلت اور آخرت کی رسوائی اور عذاب سے تمکو محفوظ رکھے۔ جن لوگون نے اُنکی اس خیراندیشی کو پہچان لیکر انکی بات کو مان لیا ہے انپر تو یہ نہایت ہی شفیق و مہربان ہین اور خدا کے ہان انکے مدارج بلند کرنیکے لیے انکو عمدہ سے عمدہ اعمال و اخلاق تعلیم کرتے ہین۔ جو لوگ اپنی کوتاہ نظری سے ان خوبیون کو نہین دیکھتے ہین اور بعوض ایسے رسول کی مدد کرنیکے انکار و مخالفت پر آمادہ ہوگیے ہین انکی نسبت اللہ جل شانہ اپنے پیغمبر کو ارشاد فرماتا ہے کہ تم ان سے کہہ دو کہ تمہاری مدد کی مجھکو بالکل حاجت نہین میرا بھروسا تو اللہ پر ہے جسکے سوا کوئی عبادت کے لائق نہین ہے کیونکہ عرش عظیم کا مالک وہی ہے جو تمام دنیا پر محیط ہے اور کوئی شے اُسکے حکم سے باہر نہین ہوسکتی۔ پس ایسی ذات میری تائید کے لیے کافی ووافی ہے۔

حضرت سعدی علیہ الرحمہ نے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ کی ان خوبیون کو ایک نہایت فصیح و بلیغ شعر مین جو بیان کیا ہے اسکو اس مقام پر نقل کرنا مناسب نظر آتا ہے تاکہ ناظرین کو معلوم ہوجاے کہ متبعین سنت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعت کس طرح کیا کرتے ہین

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ	حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

یعنی انسانی کمالات کو آپ نے بلندترین مرتبہ کو پہونچا دیا اور آپکی ذات بابرکات سے
کفر کی تاریکی مبدل بضیای ایمان ہو گئی - آپکی ساری خصلتین نیک ہی نیک ہین اور چونکہ ہم
ناقصون سے ان کمالات کی قدرشناسی کا حق کامل طور پر ادا نہین ہو سکتا ہے ہمارے
لیے یہی بہتر راہ ہے کہ خدا کے حکم کے بموجب آپ پر نزول رحمت کی دعا کرتے ہین -

اب مین اس مختصر رسالہ کو ختم کرتا ہون اور اللہ جل شانہ سے دعا کرتا ہون - کہ مسلمان
بھائی اسکو بغور پڑھین اور اس سے فائدہ اٹھائین - مین نے اپنی طرف سے کوئی بات نہین
لکھی ہے کیونکہ اولاً دین مین کسی شخص کا قول بلا دلیل مستند ہو ہی نہین سکتا اور ثانیاً مین تو ایک
حقیر و ناچیز آدمی ہون مجھکو یہ جرأت کیونکر ہو سکتی ہے کہ بلا دلیل کوئی بات بیان کرون اور
دلیل کے لیے قرآن سے زیادہ یقین دلانے والی چیز دنیا مین موجود نہین ہے اور ہم
سب مسلمانون کا اعتقاد ہے کہ یہ اللہ کا کلام ہے جو ہماری ہدایت کے لیے تیرہ سو
برس پہلے خاتم المرسلین محمد مصطفے علیہ الصلوۃ والسلام پر نازل ہوا اور مخالفین بھی اس
بات کے قائل ہین کہ اسوقتک بلا کم وکاست موجود ہے - گو اس کتاب کی ہر زمانہ اور ہر
زبان مین خدمت ہوتی رہی ہے [illegible] لوگون کی طبیعتین سہولت پسند

ف مخالفین سے [illegible] مراد ہے جو اس غلط خیال سے بیٹھے کہ اسلام کے معائب کو ظاہر کرین انکا
اثر بھی الٹا ہوا اور انہین مین کے انصاف پسند لوگ اس کتاب کی خوبیون کو دریافت کر کے اسلام کی
حمایت پر آمادہ ہو گئے - شعر

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد	خمیر مایۂ دکان شیشہ گر سنگ است

ہو گئی ہیں اور دین کی تحقیق کی طرف رغبت کم ہوتی جاتی ہے میں نے اس طریقہ سے
قرآن کی خدمت کرنے کو مفید خیال کیا۔

خاتمہ پر میں سورہ اعراف کی ایک آیت نقل کردیتا ہوں جو انسان کو اگر وہ بصیرت
ہو تو نصیحت کے لیے کافی ہے۔ اَوَلَمْ يَنظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ وَأَنْ عَسَىٰ أَن يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ
أَجَلُهُمْ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ۝ ترجمہ کیا ان لوگوں نے آسمان
و زمین کے انتظام اور خدا کی پیدا کی ہوئی کسی چیز پر بھی نظر نہیں کی اور نہ اس بات پر کہ عجب
نہیں انکی موت قریب آ لگی ہو۔ تو اب اتنا سمجھا دینے کے پیچھے اور کونسی بات ہے جسکو
سنکر ایمان لے آئیں گے۔

تمت بالخیر

فہرست اغلاط رسالہ حجۃ الرحمن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	مُفَتَّلاً	مُفَصَّلاً	۱۵	۸	تَنْسِيهُمْ	نَنْسٰهُمْ
۲	۲	اِتَّبَاعِهٖ	اَتْبَاعِهٖ	۲۴	۸	تَسْبِقَ	تَسْبِقُ
″	″	اَجْمَعِيْنِ	اَجْمَعِيْنَ	۲۹	۲	اُنْسِيت	اُنْسِت
″	۹	يَخْرُجُ	يُخْرِجُ	″	۱۲	يَنْظِرُوْنَ	يَنْظُرُوْنَ
۳	۳	فطرت آپ ہی	فطرت ہی آپ	۳۲	۲	اَتَّبِعَ	اِتَّبَعَ
۴	۹	اَلْبَاطِلِ	اَلْبَاطِلُ	۳۴	۱۷	شاغ	شاعر
″	۱۰	دَابِرُ الْقَوْمِ	دَابِرُ الْقَوْمِ	۳۵	۱	آئِنَا	آتِنَا
۵	۵	فَآمَنُوْا	فَآمِنُوْا	۳۶	۱۷	اِفْتَرَاهُ	اِفْتَرَاهُ
۷	۱۵	هَدٰنِیْ	هَدٰنِیْ	۴۴	۶	اِهْدٰی	اَهْدٰی
″	″	قِيَّمًا	قِيَمًا	۵۰	۲	لِنَبْلُوَاهُمْ	لِنَبْلُوَهُمْ
۱۳	۷	يونہين	يوں ہی	۵۱	۱۰	وہ مکذبین	اور وہ مکذبین
۱۵	۷	فَرَّطْتَ	فَرَّطْتُ	۵۵	۵	يَگُوْنُ	يَكُوْنُ
″	۸	هَدٰنِیْ	هَدٰنِیْ				

تمت